جلد ۲ اپریل نمبر ۹۰۸

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اشاعت اسلام

اُردو ترجمہ

اسلامک ریویو انگریزی مجریہ مسجد ووکنگ انگلستان

زیر ادارت

خواجہ کمال الدین مبلغ اسلام

درخواستہائے خریداری بنام منیجر اشاعت اسلام

عزیز منزل۔ لاہور

قیمت سالانہ للعہ ممالک غیر کیلئے ۸ جر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشاعت اسلام

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

شذرات

عید الفطر آخر جس بات کا ہمیں ہمیشہ خطرہ تھا۔ اس کا سامنا عید کو کرنا پڑا۔ پچیس اپریل بروز ہفتہ عید الفطر کے لئے حسب معمول ساری قوموں کے مسلمان بھائی ووکنگ میں جمع ہوئے۔ یہ تو ایام ہی انگلستان میں بارش کے ہوتے ہیں۔ یہاں کے بھادوں کی کیفیت انگلستان کے اپریل میں ہوتی ہے۔ اس سے گو مجمع پر اثر ہوا۔ پھر بھی کئی سو اصحاب کا مجمع تھا۔ نماز تو خیر آسمان تلے ہوئی لیکن نماز عید کے ختم ہوتے ہی بارش زور سے ہوئی۔ خیموں کا انتظام پہلے سے ہی ہو چکا تھا۔ چنانچہ کل کے کل حاضرین خیموں تلے کرسیوں پر جا بیٹھے۔ اور وہیں خطبۂ عید بھی ہوا جیسے کہ تصویر دکھلا رہی ہے۔ اور وہیں کھانے اور چاء کا انتظام بھی ہوا لیکن وہ خاص لطف جو ایسی تقریبوں پر ہوا کرتا ہے۔ وہ اپنی خوبی تمام تک نہ پہنچ سکا یہ عید اس وقت گویا تیسویں تھی۔ اور اس ملک میں جہاں آٹھوں پہر بارش کا خطرہ لیکن کچھ خدا کا فضل ایسا شامل حال رہا۔ کہ ہمیشہ عید کے وقت یا عین نماز کے وقت مطلع صاف ہو گیا۔ اس لمبے عرصہ میں یہ تیسرا موقعہ ہے۔ جو ہمیں یہ تکلیف اٹھانی پڑی +

موسم سرما کی عیدیں زیادہ سے زیادہ دو عیدیں ہم اور مسجد ووکنگ کے ملحقہ سبزہ پر منا سکیں گے سنہ ۱۹۲۶ء

کی عید دس اپریل کے لگ بھگ ہوگی۔ جس وقت بھادوں کا سماں انگلستان میں جون پر ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد مارچ کا مہینہ ہوگا یہ مہینہ نہایت سرد مہینہ ہوتا ہے۔ ناروے سویڈن سے برفانی ہوائیں منطقۂ حارہ کو جاتی ہوئی انگلستان پر سے گذرتی ہیں۔ جس سے مارچ کی سردی بعض وقت دسمبر کے جاڑے سے سوا ہو جاتی ہے۔ بہرحال مارچ میں اس عظیم الشان رسم کا ووکنگ میں منانا محالات سی ہو جائیگا سردی۔ برق۔ کہر۔ وہ کونسی بات سردی کے متعلق ہے۔ جو پیدا نہ ہو جاویگی۔ اس وقت تو باہر چھوڑ اندر کمروں میں انگیٹھیوں کے بغیر بیٹھنا مشکل ہو جائیگا +

توسیع مسجد کی ضرورت

مسجد کی موجودہ ساخت ساٹھ ستر آدمیوں سے زیادہ نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں رکھتی۔ چہ جائیکہ جہاں چار پانصد کی اوسط حاضری عیدین کی ہو۔ پھر نمازیوں کے علاوہ زائرین مسجد اور غیر مسلم احباب کا ایک خاصہ مجمع ہوتا ہے۔ پھر اُن کے کھانے کا انتظام وغیرہ وغیرہ مسجد کی توسیع تو جسقدر جلد ہو ہونی چاہیئے (ماخوذ از اسلامک ریویو ماہ جون ۱۹۲۵ء)

حفاظت قرآن پر ایک تازہ بیکار حربہ

انجیل ایک محرّف مبدّل کتاب ثابت ہو چکی مسیحی مصنفین کی حرکات مذبوحی مسیحی معلّمان نے خود اعتراف کرلیا۔ کہ یہ کتاب ایک انسانی کتاب کی حیثیت رکھتی ہی۔ آج مسیحی مصنفین کے دل میں ایک کانٹا چبھ رہا ہے۔ کہ کیوں قرآن اس زد تلے نہیں آتا جس نے انجیل توریت کی مرحومہ حیثیت کتاب اللہ کو خاک میں ملا دیا۔ ہمارے قارئین کرام واقف ہونگے کہ آج سے کوئی دس سال پہلے ایک سُریانی الاصل مسیحی ڈاکٹر منگانا نے ایک

کتاب موسوم بہ قدیمی قرآن کے چند اوراق شائع کئے۔ اس کتاب کے دیباچہ میں یہ لکھا گیا۔ کہ یہ اوراق نہر سویز میں سے کسی پرانی چیزیں بیچنے والے کی دکان سے ایک انگریزی خاتون ڈاکٹر اگنس لوئیس صاحبہ کو ملے۔ ہم نے اس کتاب کو دیکھا۔ اور اس پر ریویو بھی اس وقت کیا تھا۔ وہ دراصل چند ردی کاغذ ہیں۔ ان کی اگر کوئی حیثیت ہے تو صرف اسی قدر کہ وہ ورق کسی طالب علم کی عربی خط کی مشق کرنے کی وصلیاں ہیں۔ جس پر قرآن کی بعض سورتیں اس نے پہلے کاغذ پر لکھ کر پھر دوبارہ اسی پر دوسری طرف سے بطور مشق لکھیں۔ یہ لوگ ان مشرقی طریقوں سے تو نابلد ہیں وصلیوں کی حقیقت ان کی بلا سمجھے۔ جھٹ بول اٹھے کہ یہ تو قدیمی اوراق ہیں۔ اور صرف قدیمی اوراق ہی نہیں بلکہ مصحف عثمانی سے بھی پہلے کے ہیں۔ اور چونکہ اس طالب العلم نے ان وصلیوں میں بعض جگہ قرآن کی غلط نقل کی۔ اس سے یہ نتیجہ نکال لیا گیا۔ کہ قرآن بھی تحریف سے نہیں بچا۔ کیونکہ ان وصلیوں سے نہیں ملتا۔ ان امور کو ہم نے اس وقت بھی اپنے تنقیدی ریمارکوں* میں لکھا۔ ڈاکٹر منگانا اور ڈاکٹرہ لوئیس کی یہ کوشش تو خاک میں مل گئی۔ اب ڈاکٹر منگانا بارہ سال کے بعد پھر جاگ اٹھے۔ آپ نے اب قرآن کریم کا ایک سریانی ترجمہ پیش کیا ہے۔ جس کے متعلق آپ صاف طور پر تو نہیں گول مول

---

* حضرت خواجہ کمال الدین صاحب ۱۳ جون ۱۹۲۵ء کو انگلستان تشریف لے گئے ہیں۔ اور ارادہ رکھتے ہیں کہ وہاں جاتے ہی اس موضوع پر بالاستیعاب لکھیں۔ آنحضرت صلعم کا مکتوب شریف بنام مقوقس اس وقت موجود ہے اس وقت کی رسم خط عربی نے بدلتے بدلتے قریباً تین صدی کے اندر موجودہ خط نسخ کی شکل اختیار کرلی۔ ان تمام رسوم خط عربی کے نمونہ مصری خدیویہ کتب خانہ قاہرہ میں موجود ہیں۔ ان سب کے فوٹو حضرت خواجہ صاحب لئے ہوئے ہیں۔ منگانا نے جن اوراق کو بارہ سال ہوئے پیش کیا تھا اس کا رسم خط خط نسخ کا سا ہی۔ یہی ایک امر منگانا کے کل تار پود کے توڑنے کیلئے کافی ہے۔ مترجم

الفاظ میں اشارہ کرتے ہیں - کہ یہ ترجمہ بھی قدیمی ہے - اور چونکہ یہ ترجمہ بعض جگہ قرآن کا نہیں ہوسکتا - اسلئے قرآن میں تحریف ہے - مراد اس سے یہ ہے - کہ یہ ترجمہ کسی ایسے قرآن کا ہے جو اصل تھا - اور وہ موجودہ قرآن حمید سے الگ ہے - خیرہ چشمی اور ڈھٹائی کی کوئی حد ہونی چاہیئے - کیا نرالی منطق ہے - یہ نااہل لوگ اپنے مقیاس اور اپنے ترازو میں دوسروں کو تولتے ہیں - ان کو اناجیل کے اصل نسخے تو دیکھنے نصیب نہ ہوئے - اُس کے مختلف تراجم ان کے ہاتھ آئے - جو سو سے زیادہ تھے - اور ایکدوسرے سے معارض و متضاد تھے - ان تراجم کا مقابلہ کیا گیا - لیکن مقابلہ کرنے اور صحت قائم کرنے کا معیار نرالا تجویز ہوا - عیسائی مذہب کا خود ہی ایک نقشہ تجویز کر لیا گیا - سورج پرستی کے قصص اس وقت عیسائی مذہب میں تو داخل ہو چکے تھے - ان کو بطور حقائق سمجھ لیا گیا - اور پھر ان کو ہاتھ میں لے کر ان تراجم کی صحت کی پڑتال کی گئی - جو ترجمے مطلب کے مطابق ملے ان کو قبول کیا - اور باقی کو مسترد کر دیا گیا - جو لوگ اس قسم کے عادی ہوں - اُن سے کوئی مستبعد نہیں کہ وہ ترجمہ کی بناء پر اصل کی اصلیت کو جانچیں +

رہا یہ کہ یہ پیش کردہ سُریانی ترجمہ قرآن کس وقعت کی نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے - اُس کے متعلق خود ڈاکٹر منگانا ذیل کے الفاظ لکھتا ہے -

یہ امر جو ہم اشارہ کرتے ہیں - اس کی سنگینی سے ہم واقف ہیں - اور ہمنے جو کچھ کہا ہے اسمیں نہایت احتیاط سے کام لیا - تا کہ ہم پر کوئی آیندہ الزام نہ دے - کہ ہم نے جلد بازی کی - ہمارے سامنے یہ سریانی ترجمہ ہے - اس کی حقیقت اور ماہیت پر بھی کما حقہٗ اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا - اور نہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں - کہ یہ ترجمہ کب اور کہاں سے نکلا - اس ترجمہ کے مصنّف اور اسکے متعلقہ دوسرے امور کے متعلق بھی سردست کوئی رائے نہیں دیجا سکتی - جب تک کہ

اور شہادت پیدا نہ ہو لے۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

جس کی بناء قرآن کریم کی صحت اور غیر محرفیت زیر بحث آتی ہے۔ اس پر ڈاکٹر منگانا کی خود یہ رائے ہے۔ پھر اس ریت کی بنیاد پر تعمیر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ڈاکٹر منگانا کو علم ہونا چاہیئے۔ کہ اُسکے اسلاف میں جو بزرگ مسیحیت نے پیدا کیے۔ وہ دین کی حمایت میں جعلسازی کرنا ایک امر ثواب سمجھتے تھے جیسے انہوں نے خود انجیل کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ بالمقابل اسلام کو انہوں نے اپنا دشمن سمجھا۔ پھر قرآن کی غیر محرفیت کا کانٹا ہمیشہ اُن کے دل میں چبھتا رہا۔ کیا ایسے مقدس جعلسازوں سے کوئی بعید بات ہے۔ کہ یہ ترجمہ بھی کسی خاص حد وانہ غرض سے طیار کیا ہو۔ اور اس کے زمانہ تحریر کے تحقیق کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے۔ کیا آج ایسے مسودے طیار نہیں ہو سکتے۔ اور اس وقت کا نمونوں کو وہ شکل نہیں دیجا سکتی۔ کہ جس سے وہ آج سے کئی صدی پہلے کے لکھے ہوئے نظر آئیں۔ یہ تو عام کھیل ہے اس ترجمہ کا مصنف ایک عیسائی پادری ہی جس کا نام برسلابی ہے۔ بس یہی ایک امر اس ترجمہ کی اصلیت پر روشنی ڈالنے کیلئے کافی ہے۔ اس ساری کارروائی کی تہ میں ہماری اسلامی تحریک ہے جو اس وقت مغرب میں چل نکلی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر منگانا نے اپنی پہلی کتاب کے دیباچہ میں ہماری تحریک کی طرف اشارہ کیا۔ اور لکھا کہ نو مسلموں کو سوچ لینا چاہیئے کہ جس مذہب کو وہ قبول کرنے لگے ہیں۔ اسکی کتاب کی کیا حالت ہے۔

(ماخوذ از اسلامک ریویو ماہ جون ۱۹۲۵ء)

ضرورتِ الہامِ قرآن ؎ اگر تعصب چھوڑ دیا جائے تو کسی اہل کتاب یا کسی

ایسے مذہب کے پیرو کو جو اپنے مذہب کو منجانب اللہ سمجھتا ہے۔ قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اگر سابقہ کتب الہامی کسی ضرورت حقہ کے پورا کرنے کے لئے دنیا میں آئیں تو پھر اگر یہ کتابیں محرف و مبدل ہو گئیں تو ان کے قائمقام کچھ نہ کچھ تو ہونا چاہئے۔ آخر یہ کتابیں کیوں آئیں کس غرض و غایت کو پورا کرنے آئیں۔ اس سوال کے جواب میں ہر اہل مذہب یہی کہیگا۔ کہ انسان کو اندھیرے سے نکالنے کے لئے۔ انسان کی ہدایت کے لئے یہ کتابیں نازل ہوئیں۔ اگر تو یہ کتابیں ہم تک اپنی اصلی شکل و صورت میں پہنچ گئی ہوئیں۔ اور یہ اسی مقصد کو اب بھی پورا کر رہی ہوتیں جس کیلئے یہ نازل ہوئیں۔ تو لامحالہ ان کے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہ تھی۔ قرآن کریم ہمارے عقیدے کے مطابق خدا کی آخری کتاب ہے۔ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس کتاب حمید سے پہلے اور کتابیں بھی خدا کی جناب سے آئیں لیکن خوش قسمتی سے ہم تحقیق و تنقید کے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ توریت کے متعلق توریت والے انجیل کے متعلق اہل انجیل خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ کتابیں آج اپنی اصلی شکل و صورت میں موجود نہیں۔ ژند اوستا کا بھی یہی حال ہے۔ دنیا کی اور مذہبی کتابوں کے متعلق بھی یہی تسلیم کیا جا رہا ہے۔ وید نہ معلوم ان میں کیا لکھا ہے۔ جب اسکے سمجھنے والوں میں خود تنازعہ ہے تو یہ کتاب خواہ بدلی یا نہ بدلی اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے ہمنے کہیں اور کبھی نہ دیکھا۔ کہ اسکی تنزیاں علمی اور عملی رہنمائی کیلئے متمسک ہوتی ہوں۔ یا کہیں منو آجاتا ہے یا اپنشد آجاتے ہیں۔ الغرض یہ کتابیں جس مقصد کے پورا کرنے کیلئے آئیں وہ مقصد تو اب پورا نہیں ہوتا۔ اگر خدا کے رحم و فضل نے انسانی ہدایت کیلئے یہ کتابیں نازل فرمائیں تو کیا آج ہم اس ضرورت سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اور اگر وہ ضرورت آج بھی ہمیں لاحق ہے اور بالضرور لاحق ہے تو پھر ہم ایک اور کتاب کے محتاج ہیں۔ کیونکہ پرانی کتابیں اپنی صحت گنوا چکی ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب کی سب پرانی کتابیں کم از کم نزول

قرآن کے وقت اس موجودہ صورت وہیئت میں تھیں جس کے یہ معنے ہیں کہ آج سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے یہ سب کی سب کتابیں محرّف و مُبدّل ہو چکی تھیں۔ اور ان کا ایسا ہونا کسی اور کتاب کے نزول کو چاہتا تھا۔ کائنات پر نگاہ ڈالو یہی قانون حقہ ہر جگہ کام کرتا نظر آتا ہے۔ انسان کی پرورش کیلئے جو جو چیزیں بھی ضروری ہیں۔ جس وقت ان میں سے کوئی چیز استعمال کے قابل نہیں رہتی۔ یا بے مصرف ہو جاتی ہے یا غائب ہو جاتی ہے تو فوراً ید قدرت کوئی چیز بطور قائمقام پیدا کر دیتا ہے۔ جسمانی پرورش کیلئے جب فعل ربوبیت کا اس طرح تکرار ہو جاتا ہے۔ تو روحانیت کی پرورش کیلئے کیوں وہی بات جاری نہ ہو۔ خدا کی کتابیں انسان کی روحانی پرورش کے لئے آئی تھیں۔ اسی پرورش کی آج بھی ضرورت ہے۔ وہ پرورش اگر کتاب اللہ سے وابستہ ہے۔ اور سابقہ کتب آہستہ اگر محرّف مبدل ہو کر بے مصرف ہو گئی ہیں۔ تو پھر کسی نئی کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ تو بالکل سیدھی اور سادھی منطق ہے۔ جس کا کوئی جواب نہیں۔ اور عجیب بات ہے۔ کہ قرآن کریم نے اسی منطق کو استعمال کیا ہے +

وما ننسخ من آیۃٍ او ننسہا نات بخیرٍ منہا او مثلہا۔ ترجمہ۔ جب ہم کسی چیز کو استعمال کے قابل نہیں رہنے دیتے۔ یا انسان کے علم سے اس اس چیز کو الگ کر دیتے ہیں۔ تو پھر اس قسم کی ایک اور چیز یا اس سے بہتر کوئی چیز پیدا کر دیتے ہیں +

یہ آیت ایک عام قانون ربوبیت کا ذکر کرتی ہے جس پر کائنات کا ذرہ ذرہ شہادت دیتا ہے۔ اگر جسمانیات میں یہ اصول صحیح ہے تو پھر روحانیات میں کیوں نہ ہو +

ہم نے بارہا اس امر پر غور کیا۔ اور یہی نتیجہ ہمارے سامنے آیا کہ یا تو قطعی کسی کتاب یا کسی نبی کو منجانب اللہ نہ مانا جاوے۔ لیکن اگر

کسی کو منجانب اللہ مان لیا ہے۔ تو پھر جن وجوہ پر سابقہ کتب یا انبیاء کو کسی نے مانا ہے۔ اُسی سے لازمًا آنحضرت صلعم کو نبی اور قرآن کو صحیفہ آسمانی ماننا پڑیگا۔ اس دلیل کو قرآن کریم نے مختلف شکلوں اور پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ فرمایا یٰسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین اے نبی تو ایک مرسل ہے۔ مرسل دنیا میں آیا ہی کرتے ہیں۔ تو میں انہیں منجانب اللہ مان چکی ہیں۔ تمہارا معاملہ کوئی انوکھا معاملہ نہیں۔ تم بھی ویسے ہی مرسل ہو۔ اگر مرسل پہلے آئے۔ اور اُنکے آثار مٹ گئے۔ تو پھر لازمًا کوئی نیا مرسل آئے +

آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے پر ایک بدیہی دلیل

نبوت کی اگر غرض و غایت کو دیکھا جاوے تو اس سے دو باتیں آسانی سے متحقق ہو جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ جب تک آنحضرت صلعم مبعوث نہوئے۔ تب تک دروازہ نبوت مسدود نہیں ہوسکتا۔ اور جب آپ تشریف لے آئے تو بعد میں کسی جدید نبوت کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ دو تو امور آسانی کے ساتھ قرآن حکیم ہی اخذ ہو سکتے ہیں۔ دعائے ابراہیم نے نبوت کی غرض و غائت کو بیان کر دیا ہے۔ اور پھر اسی غرض و غائت کو سورۂ جمعہ کی ابتدا میں دہرایا گیا ہے دعائے ابراہیم میں یتلوا علیھم ایاتک و یعلمھم الکتٰب والحکمۃ ویزکیھم نے ضرورت رسالت کی تجدید کر دی۔ اور سورہ جمعہ میں رسولًا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتٰب والحکمۃ نے رسالت کی غرض بیان کرتے ہوئے اسی امر کو دُہرایا ہے۔ ان مقدس اور لاتبدیل الفاظ نے تین غرضیں رسالت و نبوت کی بیان کی ہیں (۱) خدا سے الہام پاکر اس دنیا کو بالفاظہ سُنا دینا (۲) خدا کی بھیجی ہوئی کتاب کو تعلیم کرنا اور اس کے رموز و حکمت سے دنیا کو اطلاع دینا (۳) خدا کے احکام پر چل کر اپنے اسوۂ حسنہ سے لوگوں کا تزکیہ نفس کرنا۔ اگر کتاب حکیم میں یہ تشریح نہ بھی ہوتی

تو بھی نبوت کی بھی تین ضرورتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان کو صحیح راہ پر لانا چاہتا ہے۔ اسلئے وہ اس صحیح راہ کا علم کسی قلب مطہر پر القاء کرتا ہے جسے نبی کہتے ہیں۔ نبی کہتے ہیں۔ نبی کا غرض ہے کہ اس علم سے اول دنیا کو اطلاع دے۔ پھر اس علم کی تشریح و تفسیر اپنے قول سے و عمل سے کرے اور اس طرح تزکیہ نفوس کرے +

غرض نبوت کو صرف آنحضرت ہی پورا کرنے ہیں ہر ایک نبی دنیا میں اس غرض کیلئے آیا لیکن اس پر جو وحی ہوا آج مسلمہ مفقود ہے۔ جو کچھ ان انبیاے کرام کے آثار ہیں۔ وہ محرف و مبدل ہیں۔ پھر دوسری طرف تاریخ نے انکے پاک نمونہ کو جو دراصل وحی الٰہی کی عملی تفسیر تھی محفوظ نہیں رکھا۔ نہ تو ان پر نازل شدہ کلام الٰہی آج موجود ہے۔ نہ انکی طرف سے اس کلام الٰہی کی کوئی تشریح و تفسیر نظر آتی ہے۔ نہ ان کے ان افعال کا پتہ چلتا ہے کہ جن سے الہام کی عملاً تشریح ہوئی۔ تاکہ انسان اُسے اپنا اسوہ قرار دیکر آج تزکیہ نفس کرلے۔ الغرض ہر ایک سابقہ نبی کے حالات نبوت کے مبینہ بالا تین اغراض کو پورا نہیں کرتے۔ ان کے پیروؤں نے ان کے آثار کو صحیح طریق پر محفوظ نہیں کیا اسلئے ضروری تھا کہ ہر نبی کے بعد ایک اور نبی آئے۔ آنحضرت صلعم کی بعثت پر جیسے کہ اوپر بیان ہوا کُل انبیاء کے آثار مٹ چکے تھے۔ اسلئے آپ تشریف لائے لیکن آپ کے جانے کے بعد تینوں کی تینوں باتیں آج تک ہماری ہدایت کے لئے محفوظ ہیں۔ قرآن پاک محفوظ ہے۔ آپ کے اسوہ حسنہ کی تاریخ محفوظ ہے۔ آپ کی طرف سے قرآنی حکمتوں کی تعلیم موجود ہے۔ پھر وہ کونسی بات ہے جسکے لئے کسی نبوت جدید کی ضرورت ہو +

ختم نبوت یہ امر صحیح ہے کہ قرآن کریم کی رموز و حکمت کا انکشاف دن بدن ہوتا رہتا ہے۔ ان تیرہ صدیوں میں قرآن کے بطون کو ہمارے مقدس اسلاف نے مختلف پیرایوں میں کھولا۔ قرآنی معارف

کا دریا انہوں نے بہا دیا۔ لیکن معارف کے یہ خزانے کوئی بند نہیں ہو گئے۔ خدا کی وہ کونسی چیز ہے۔ کہ جسکے مخفی جوہروں پر انسان کے علم عبور یا احاطہ کر لیا۔ جب ایک پتہ کے خواص پر ہمارا علم حاوی نہیں۔ تو بطون قرآن پر کسی انسان گذشتہ یا آیندہ انسان کا علم کیسے حاوی ہو سکتا ہے۔ قرآن کے علوم تو دن بدن کھلتے رہینگے۔ اور یہ امر یعلمهم الکتب والحکمۃ کے ماتحت آتا ہے۔ اسکا مصداق ہر عالم ربانی ایک حد تک ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ تو نبوت کی ایک جزو ٹھیری۔ نہ کہ ایسا شارح یا عامل قرآن نبی کہلا سکے۔ ہاں اسے جزو نبوت یا ورثۃ الانبیا کہ سکتے ہیں جیسکہ حدیث شریف شاہد ہے۔ ایسا ہی جناب ختمیت مآب نے رویا صالحہ کو بھی چھیالیسواں حصہ نبوت کا بتلایا ہے۔ رویا صالحہ کا دروازہ امت مرحومہ پر بند نہیں ہوا جیسے کہ آنحضرتؐ کے الفاظ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ظاہر فرماتے ہیں علوم و معارف قرآن کا کھلنا اور رویاء صالحہ کا ہونا۔ یہ تو آنحضرتؐ کے بعد آج تک جاری رہا۔ اور تا قیامت جاری رہیگا۔ لیکن اُمّت مرحومہ میں جو اس نعمت کے وارث ہیں۔ وہ نبی تو کہلا نہیں سکتے۔ جزو توکل کا حکم نہیں رکھتی بالمقابل جب نبیوں کی تین اغراض نبوت خود قرآن پوری کر رہا ہے تو پھر کسی جدید نبوت کی ضرورت ہی کیا ہے +

قرآن کی محفوظیت ہی ختم نبوت پر دلیل قاطع ہے

در اصل غور کریں تو نبوت کے اغراض ثلاثہ میں سے صرف پہلی غرض ہی اصل غرض نبوت ہے۔ باقی دو اغراض تو تکملات و متممات میں سے ہیں۔ یتلو علیهم آیاتہ ہی نبوت کی غرض اصلی ہے یعنی کلام الٰہی کا لوگوں تک پہنچا دینا اور اسکی تلاوت۔ باقی رہا یعلمهم الکتب والحکمۃ ویزکیهم یعنے کتاب اور اسکی حکمتوں کی تعلیم۔ اور اس کتاب کے احکام و منطوق کے مطابق تزکیہ نفوس۔ یہ دونو امور کتاب کے ساتھ ہی وابستہ ہیں۔ اگر کتاب ہی نہ ہو تو باقی دو اغراض بے سود ٹھیر جاتی ہیں۔ اور اگر تو کتاب اللہ اپنی اصل و صورت میں

موجود ہے۔ تو اس کے معلّم و شارح یا اس کی منشاء کے ماتحت مُزکّی نفوس تو ایک جُزوی کام کر رہے ہیں وہ نبی نہیں کہلا سکتے۔ ہاں اگر کتاب اللہ موجود نہیں تو پھر نبوت کی ضرورت پیدا ہو جاویگی ہمیں تو قرآن میں سے نبوت کی یہی تین اغراض نظر آتی ہیں۔ جو کسی نئے نبی کی بعثت کے بغیر بھی پوری ہو رہی ہیں قائلین نبوت جدیدہ جبتک نبوت کی کوئی چوتھی ضرورت نبوت قرآن مجید سے نہ بتلا سکیں تب تک دعوئے نبوت جدید قابل التفات نہیں ہے۔

ضرورتِ اجرائے نبوت پر قرآنی فیصلہ

قرآن کریم کی تنزیل پر یہودی معترض تھے۔ تورات کی موجودگی پر کسی نئے الہام الٰہی کی ضرورت نہ سمجھتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کے جواب میں جو فرمایا۔ وہ سابقہ نبوت کے بعد آنحضرت کی ایک بہترین دلیل ہے وما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر او مثلہا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی اپنی آیت پر خط نسخ پھیر دیتا ہے۔ یا اُسے بھلا دیتا ہے (یا مٹا دیتا ہے) تو پھر اس آیت کی مثل یا اس آیت سے بہتر آیت دنیا میں لے آتا ہے۔ نزول قرآن کے وقت توریت انجیل اور ایسا ہی دیگر الہامی کتب سابقہ پر خط نسخ پھر چکا ہے۔ انمیں سے بہت سی کتب مفقود ہو چکی تھیں۔ اور حافظۂ انسان میں نہ تھیں۔ وہی سنّت اللہ جو دنیا میں ہر ایک چیز کے بے مصرف ہونے یا مٹ جانے پر نئی چیز پیدا کرتی ہے۔ اس امر کی بھی طبعاً مقتضی تھی۔ کہ سابقہ کتب کے محرف و مبدل یا مفقود ہو جانے پر نئی کتاب بھیجے الغرض کتاب کا آنا ہی غایت نبوت ہے۔ اگر کتاب اللہ دنیا میں نہ رہے تو نبوت کے اجرا کی ضرورت ہوگی۔ اگر کتاب اللہ محفوظ موجود ہے۔ تو پھر نئی نبوت کی ضرورت کیا ہے۔ اس پر آیت بالا حاوی نہ ہوگی۔ قرآن پر ایمان رکھنے والوں میں سے جو کسی جدید نبوت کے قائل ہوں۔ وہ اس آیت پر غور کریں +

جب نبوت محمدیہ کے ثبوت میں یہ دلیل دیجئی ہے۔ تو پھر کسی نبوت جدیدہ کے مقابل کیوں یہ دلیل قطعی نہ سمجھی جائے +

قرآن کی موجودگی میں نئی نبوت نہیں ہوسکتی

اس دور میں دو بزرگوں کے

متعلق نبوت کا ادعا کیا گیا ہے۔ ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قدس اللہ سرہ کے متعلق اور ایک جناب بہاءُ اللہ کے متعلق۔ جہاں تک ہمیں علم ہے اول الذکر تو خود نبوت سے انکاری ہیں۔ اور آنحضرت صلعم کو صرف خاتم النبیین ہی تسلیم نہیں کرتے بلکہ آپؐ کے بعد مدعی نبوت کو کاذب۔ دجال۔ خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ انکے بعض متبعین (جو قادیانی کہلاتے ہیں) ان کے متعلق نبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ گو کسی تاویل کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو لیکن بہائی لوگ تو حضرت بہاءُ اللہ کی نبوّت کے کھلے بندوں قائل ہیں۔ اور خود ان کا ایسا دعویٰ بھی تھا۔ لیکن جہانتک ہمنے ان دونوں بزرگوں کے کلام کو دیکھا۔ ہمیں ان کی نبوت کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر قرآن کریم دنیا میں موجود ہے۔ اور اس کے ربانی شارح اور اسکی تعلیم پر چلکر مزکی نفوس اسلام میں پیدا ہوسکتے ہیں۔ تو دنیا ان کی نبوت کے بغیر بھی چل سکتی ہے چنانچہ اسلامی دنیا نے ہر صدی میں ایسے معلّم و متکلّم دیکھے۔ مجدّدیت فی الاسلام کی اگر کوئی غرض و غایت ہوسکتی ہے تو صرف یہی ہے۔ اور کوئی نہیں۔ لیکن ان ربانی علماء کا نام مجدّد ہے۔ نہ کہ نبی۔ مجددین کی ضرورت تو ہے لیکن نبوت کی ہمیں آنحضرتؐ کے بعد احتیاج نہیں +

نبوت تقاضائے ربوبیت ہے

انسانی قوتوں کی آبیاری کے لئے نبوت آئی۔ انسان کے اندر طرح طرح کے جوہر ودیعت شدہ ہیں۔ جسمانیات میں وہ کائنات کا خلاصہ اور اس کا کمال ہی۔ زمین اگر کائنات کی کشید ہے۔ تو وہ زمین کی کشید ہے۔ جسمی بلوغت کیلئے وہ کسی ہدایت کا محتاج نہیں۔ جس طرح بارش۔ آفتاب یا ماہتاب نجوم مختلفہ کی روشنی۔ ہوا دیگر اشیاء کائنات جسمانی اشیاء کی نشو و نما میں لگے ہوئے ہیں۔ اسیطرح جسم انسانی بھی ان کائنات کی چیزوں سے خود بخود متمتع ہوتا رہتا ہے لیکن انسان کے اندر ایک اور چیز بھی ہے۔ یعنے اس کا نفس مدرکہ جس کے اندر

حیوانی اور ملکوتی جذبات موجود ہیں۔ بلکہ نفس انسانی کا اٹھان اور اسکی اساس جذبات حیوانیہ سے ہی ہوتی ہے۔ ان جذبات حیوانیہ میں ملکوتی صفات اور اخلاق فاضلہ مضمر ہیں۔ جس طرح ہر ایک مخلوق کے قوائے جوہر اس کے بیرونی بدنما اور کرخت پردوں اور خولوں میں مستور ہوتے ہیں۔ اسی طرح اخلاق فاضلہ اور صفات ملکوتی پر بھی جذبات حیوانیہ کے کوٹ چڑھے ہوئے ہیں۔ جس طرح چھلکے کو اتار کر کسی چیز کا مغز نکلتا ہے۔ اسی طرح مغز انسانیت سے چھلکے کو اُتارنا پڑتا ہے۔ اس کا نام تزکیہ اور مجاہدہ ہے۔ اس چھلکے کے اُتارنے کیلئے خدا کا الہام آتا ہے۔ اولئك علی ھدیً من ربھم واولئك ھم المفلحون نے ضرورت الہام کی تعریف کردی

غایت وحی ہے۔ فلح ہی غایت وحی ہے۔ فلح کے اصلی معنے مستور چیز یا قوائے مخفیہ کو ظہور میں لانے کے ہیں۔ اس کے دوسرے معنے کامیابی ہیں۔ لیکن کامیابی سے مُراد بھی تو استعداد یا قوت مخفیہ کو ظہور تام تک پہنچانے کے ہیں۔ کامیابی کا فلسفہ بھی یہی ہے +

الغرض وحی آلہی کی غرض انسانی جوہروں کو روشن کرنا ہے۔ اس آیت سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے یعنی وحی آلہی رب کی طرف سے اس راہ کو دکھلانے آتی ہے کہ جس پر چل کر انسان حسب تصریح بالا فلح پالے۔ لفظ ربّ خود اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ربوبیت میں اُن منازل اور اُن راہوں کا تجویز کرنا بھی شامل ہے۔ کہ جنہیں ہی گذر کر یا جن پر چلکر کسی شئے کے مخفی جوہر ظہور تام کو حاصل کریں گے۔ انسان کے نفس کی تکمیل بھی ایسی راہوں کی تعلیم کی محتاج تھی۔ اسی لئے وحی آئی۔ گویا ربوبیت وحی کی منتقاضی تھی۔ اب اگر وحی قرآن نفس انسانی کی کامل ربوبیت کرسکتی ہے۔ تو پھر کسی نبوت جدیدہ کی ضرورت کیا ہے +

بہائی اصحاب غور کریں کہ حضرت مرزا صاحب تو خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ

قرآن کریم ہر ایک ضرورت انسانی کیلئے مکتفی ہو۔ وہ اسے خاتم الکتب تسلیم کرتے ہیں
وما فرطنا فی الکتب من شئی کی تفسیر میں انھوں نے صفحوں کے صفحے لکھدیئے
ان کے ان مسلمات کے بعد وہ تو بالفاظ خود نبی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ وہ خود
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتے ہیں ؎

ہست او خیر الرسل خیر الانام   ہر نبوت را برو شد اختتام
معجزات او ہمہ حق اندر است   منکر آں مورد لعن خدا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب   نزد ما کفر است و خسران و تباب

رہا حضرت بہاء اللہ صاحب کی نبوت کا معاملہ تو ہمارا ان سے بھی یہی مطالبہ ہو۔ بہائی اصحاب نفس انسانی پر غور کریں۔ وہ سب سے اول قوائے نفس کی تحدید و تعریف کریں۔ پھر ان کی تکمیل و تربیت کی راہ کو تجویز کریں۔ پھر ان قوے کی ابتدائی شکل اور آخری شکل پر۔ اور ایسا ہی درمیانی صورتوں پر غور کریں۔ پھر دیکھیں کہ ان منازل مختلفہ میں سے نفس انسانی کو گذار کر اسے منزل تکمیل تک پہنچانے کیلئے کن کن ہدایات اور کن کن بصائر کی ضرورت ہے۔ پھر تعلیم قرآنی پر غور کریں۔ اگر تو ان ضروریات کے لئے قرآن مکتفی نہیں۔ تو پھر نبوت جدید کی ضرورت تو متحقق ہو جاتی ہے لیکن وہ ہمیں بتلائیں کہ حضرت بہاء اللہ نے کونسی مزید روشنی اس موضوع پر ڈالی۔ تکمیل نفس کیلئے کوئی ضروری بات اگر قرآن مجید چھوڑ گیا۔ اور اسے حضرت بہاء اللہ نے تعلیم کیا تو بات دوسری ہے لیکن جب تک اس اصول کو سامنے رکھکر ہمیں حضرت بہاء اللہ کی تعلیم میں کوئی ضروری بات نظر نہ آئے ہمیں قرآن کے بعد کسی نبوت جدیدہ کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ حضرت بہاء اللہ صاحب الہام ہونگے ہمیں اس سے تعارض نہیں۔ ان کا کوئی صحیفہ بھی الہامی ہوگا۔ ہم اس پر بھی بحث نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم ختم نبوت پر بھی الہام و ولایت کے اجرا کے قائل ہیں۔ ہم

حضرت بہاء اللہ کے الہامات پر متعارض ہوتے ہی نہیں - لیکن ان پر ایمان لانے کے بھی متکلف نہیں - نہ ان کی تصدیق و تکذیب کیلئے ہم تیار ہیں - اگر تو وہ مجددیت کے مدعی ہوتے تو ان کا دعوئے غور کے قابل تھا - لیکن اگر وہ مجددیت سے اوپر جاتے ہیں - اور کسی نئی شریعت کے لانے کے مدعی ہیں - تو ان کے دعوے پر ہم اس وقت غور کریں گے - جب انکی تعلیم معیار بالا پر اترے +

نفس انسانی کے دو اساسی اجزا

میں یہاں علم النفس والقوی پر کچھ لکھنے کا ارادہ نہیں کرتا - برعایت اختصار یہاں اسی قدر لکھتا ہوں - کہ ہمارے نفس کے کُل کے کل قوی اپنی ابتدائی شکل میں دو جذبات تلے آجاتے ہیں ایک شہوت اور دوسرا غضب ہمیں طرح طرح کی احتیاجیں لاحق ہیں - ان کے دفعیہ کیلئے ہمارے قوی شہوانی ہمارے مختلف حرکات و افعال کا موجب ہو جاتے ہیں - ایسا ہی اسباب دفع احتیاجات کے حصول میں جو چیزیں ہماری مانع ہوتی ہیں - ان کے دور کرنے میں قوائے غضبیہ کام کرتے ہیں - یہی اساسی قوی آخر کار تہذیب و تعدیل تلے آکر یا بالفاظ قرآن تسویہ پاکر صفات ملکوتی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں - مثلاً محبت - رحم - شفقت - عفو - احسان - سخاوت وغیرہ وغیرہ دراصل شہوت کی ہی صور بالغہ کے نام ہیں - ایسا ہی شجاعت - عفت - حصانت تصبقت شعاری وغیرہ غضب کی شکل حسنہ ہیں - ہم بہائی اصحاب کو اس معاملہ پر غور کرنے کی تکلیف دیتے ہیں - کہ وہ حضرت بہاءاللہ صاحب کی تعلیم میں ہمیں یہ دکھلائیں - کہ تکمیل نفس کی راہوں پر کہاں اور کس جگہ اور کس انداز پر انہوں نے روشنی ڈالی -

قرآنی قصص

اور اُن پر
مغربی مصنفین کے اعتراضات

قرآن کریم نہ تو مجموعۂ داستان ہے نہ قصہ کہانی کی کتاب۔ اخلاق اور عبرت کے سبق سکھلانے کے لئے بعض وقت یہ کتاب حمید کسی گذشتہ قوم یا سابقہ انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ کر دیتی ہے۔ اور ان سے مفید نتائج اخذ کرتی ہے ورنہ اس کتاب کا مقصد کوئی قصہ گوئی نہیں۔ انبیا علیہ السّلام میں سے بھی اسرائیلی انبیاء کا ذکر قرآن کریم نے عموماً کیا ہے۔ کتاب مجید کسی صداقت یا کسی اصول حقّہ کے مُبرہن کرنے کے لئے بھی گذشتہ تاریخی واقعات کا حوالہ دیدیا کرتی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ قرآن کریم کی بیان کردہ بعض اسرائیلی واقعات توریت و انجیل کے مبینہ حالات سے کسی قدر مختلف ہیں۔ اس اختلاف پر بعض مغربی مصنفین نے یہ لکھا ہے کہ قرآن کریم خدا کی کتاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ منجانب اللہ کتاب کے واقعات مبینہ تاریخ کے مطابق ہونے چاہئیں چونکہ قرآن کریم توریت سے ان باتوں میں اختلاف رکھتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم منجانب اللہ کتاب نہیں ہو سکتی +

منطق تو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتی ہے لیکن مغالطہ سے خالی نہیں۔ اگر تو توریت کے بیان کردہ واقعات کی صحت قابل اعتراض نہ ہو۔ اور اُسے دُنیا کالوحی مان لے تو پھر جو کتاب بھی توریت کے خلاف کچھ کہے وہ غلطی سے خالی نہ ہوگی۔ اور وہ لازماً خدا کی کتاب نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ کیسے مان لیا جائے کہ توریت کے موجودہ مجموعہ میں جو لکھا ہے وہ صحیح ہے۔ آجکل کی تحقیق نے تو بائیبل کی صحت کو خاک میں ملا دیا۔ آج کون ہے جو بائیبل کو خدا کا کلام مانتا ہے۔

اس کے بیان کردہ واقعات تو باطل قرار دیئے جا چکے ہیں۔ اسکی تاریخی حیثیت پر کسی کو اعتبار نہیں رہا۔ دور کیوں جائیں۔ اسی سنہ ۱۹۱۶ء میں بمقام کنٹربری پادریوں نے بائیبل کی صحت یا اس کے من حیث المجموع منجانب اللہ ہونے پر حلف لینے سے انکار کر دیا۔ کشتی نوح کا جو نقشہ بائیبل کھینچتی ہے اس پر لوگ ہنسی اُڑاتے ہیں۔ اسکی بیان کردہ ماہی یونس کی داستان پر کسی کو اعتبار نہیں۔ بائیبل کی پہلی پانچ کتابیں جنہیں خمس موسیٰ کہا جاتا ہے وہ جناب موسیٰ کی طرف سے آج تسلیم نہیں کی جاتیں۔ موجودہ زبور کے بعض حصص تو اس قدر قابل نفرت سمجھے گئے ہیں۔ کہ بعض پادریوں نے اپنی میز سے عیسائی کتاب الصلوٰۃ کو اسلئے پھینک دیا۔ کہ اسمیں زبور کے مذکور حصص موجود تھے۔ مرقس کی انجیل کی آخری گیارہ آئتیں مسلمۃ الحاقی تسلیم کرلیگئی ہیں۔ اسی طرح انجیل یوحنا کی وہ آیت بھی آج جعلی مانی گئی ہے جس سے مسئلہ تثلیث اخذ کیا گیا ہے۔ جن کتب کا یہ حال ہو انہیں قرآن کریم یا کسی اور کتاب کیلئے معیار صحت قرار دینا کس قدر جہالت ہے۔ اس کا نام مصادرہ علی المطلوب ہے۔ یہ وہ مغالطہ منطقی ہے جسمیں مغربی نقاد قرآن پڑ گئے +

قرآن کریم اپنی صداقت کیلئے ایسی تقویم پارینہ کی شہادت کا محتاج نہیں۔ اس کتاب حمید کے اندر اسکی صداقت کے وجوہ بذاتہ موجود ہیں۔ فرعون کی موت کے واقعہ کو ہی لیلو۔ یہاں بھی قرآن کریم اور توریت میں اختلاف ہے دو تو کتابیں اسرائیلی خروج اور فرعون کے تعاقب موسیٰ کا ایک ہی طریق پر ذکر کرتی ہے۔ لیکن فرعون کے خاتمہ کا بیان کرتے ہوئے دونوں کتابوں میں ایک بھاری اختلاف ہے۔ قرآن کریم یوں فرماتا ہے حتّٰی اذا ادرکہ الغرق قال امنت انہ لا الٰہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین آلئٰن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین ۝ فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک ایۃً ط ترجمہ۔ جب فرعون ڈوبنے لگا۔ تو اس نے کہا کہ خدائے اسرائیل

کے سوا کوئی خدا نہیں - اور میں اس پر ایمان لایا (خدا تعالیٰ نے فرمایا) بیشک اب (توبہ کرتا ہے) اس سے پہلے تو نہ ماننے والوں اور فساد کرنے والوں میں تھا ہم تیرے بدن کو آج نجات دینگے - اور تیرا بدن آنیوالوں کیلئے ایک نشان ہوگا +

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے - کہ فرعون غرق تو ہوا لیکن اس کا جسم سمندر میں سے نکل آیا - اور پھر اُسے محفوظ کر لیا گیا - اور وہ ایک آیندہ وقت تک محفوظ رہیگا اور آیندہ نسلوں کے لئے ایک نشان ہو گا - اس بیان کے خلاف بائبل کا بیان ہے کتاب خروج سے یہی نظر آتا ہے کہ فرعون غرق ہوا - اور اس کے بدن کو نہ سمندر نے باہر پھینکا نہ وہ محفوظ کیا گیا +

یہ اختلاف بھی ان چند اختلافوں میں ہے جس کی بناء پر قرآن کریم کا بیان خلاف واقعہ سمجھ کر اُسے ایک انسانی کتاب قرار دیا گیا - لیکن یہی ایک واقعہ قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کیلئے کافی ثبوت ہے - نہ تو بائبل اور نہ کسی اور تاریخ میں لاش فرعون کے بچنے یا محفوظ کیئے جانے کا ذکر ہے لیکن آج مصری آثار قدیمہ کی تحقیق نے رامیس ثانی کی ممی (یعنے مصالحوں سے محفوظ کردہ جسم) کو مصری کھنڈرات میں سے نکال لیا ہے - اور یہ محقق ہو گیا ہے - کہ یہ وہی فرعون ہے جو جناب موسیٰؑ کے مقابل غرق ہوا - یہ ممی عجائب خانہ مصر میں محفوظ ہے - یہ تو آج کی تحقیق ہے - نبیؐ کریمؐ اگر ملہم من اللہ نہیں تو یہ اطلاع آپ کو کیسے ہوئی - ان آیات میں دو باتوں کا ذکر ہے - ایک تو جناب ختمیت مآبؐ سے دو ہزار برس پہلے واقع ہوئی - اور ایک وہ جو آپ سے قریباً تیرہ سو برس بعد یعنی ہمارے زمانہ میں ظاہر ہوئی - آنحضرت صلعم کا ظہور جناب موسےٰؑ سے قریب قریب دو ہزار برس کے بعد ہوا - فرعون کے غرق ہونے کا واقعہ تو تب کا ہے - اور اس کے بدن کا قبر میں سے نکلنا اور اس نسل کیلئے بطور نشان عجائب خانہ میں رکھا جاتا یہ آج کا واقعہ ہے - اگر قرآنی علم توریت سے اخذ شدہ ہوتا

تو پھر اسمیں بدن فرعون کے محفوظ رکھے جانے کا ذکر نہ ہوتا + قرآن کریم کے الفاظ کو ہی دیکھا جاوے۔ کیسے مقتدرانہ الفاظ میں قرآن کریم اس واقعہ کو بیان کرتا ہے۔ نہ اسمیں کوئی ابہام ہے اور نہ ایہام ہے۔ اور نہ کوئی گول مول الفاظ میں ایک ملیک مقتدر کس اقتدار کے ساتھ فرماتا ہے۔
"تجھے ہم زندہ نہیں چھوڑ سکتے۔ ہاں تیرے بدن کو بچا لینگے۔ اور اسے محفوظ رکھینگے۔ اور اسے آیندہ نسلیں دیکھینگی" +

یہ فقرہ کیا کسی انسان کے منہ سے نکل سکتا ہے۔ یا اس کا دماغ اسے تجویز کر سکتا ہے + کیا نزول قرآن کے وقت کسی کو علم تھا۔ کہ فرعون کا جسم دریا میں غرق ہوا تھا۔ یا وہ اس وقت تک محفوظ پڑا ہے؟ آیندہ کی بات کو جانے دو۔ قرآن کریم کے یہ الفاظ تو کسی ایسے منہ سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ جو علیم اور قدیر ہے۔ جس کو ذرات عالم پر کامل اقتدار حاصل ہے۔ جو اپنی منشا کو جس طرح چاہے پورا کر سکتا ہے یا پوری کرا لی جاتی ہے۔ یہ الفاظ قدیر "انا اللہ علی کل شئ قدیر خدا کے بولے ہوئے الفاظ نظر آتے ہیں۔ یہ آیت صاف کہتی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کو یہ اطلاع عالم الغیب خدا کی طرف سے ملی ہے ایسے اور بھی واقعات قرآن کریم میں ہیں۔ جن سے اس کتاب حمید کے منجانب اللہ ہونے پر مہر لگجاتی ہے +

سائنس کے اکتشافات نے قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے پر مہر لگائی

قرآن کریم علوم جدیدہ پر لکھی ہوئی کوئی کتاب نہیں۔ چونکہ قرآن کریم اس ذات پاک کی بھیجی ہوئی کتاب ہے۔ جس نے یہ کائنات بنائی۔ اسلئے خدا کے قول اور فعل میں مطابقت دکھانے کے لئے خدا کی کتاب اپنی بعض صداقتوں اور اصولوں کی تشریح میں کائنات کے بعض حقائق کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ قرآن کریم کی ان مبینہ سائنٹیفک حقائق میں ایسی باتیں بھی ہیں۔ جن کا علم آنحضرت صلعم کا زمانہ چھوڑ اس سے بعد صدیوں تک انسان کو نہ ہوا۔ ان کا انکشاف

علمی طریق پر آج ہمارے زمانہ میں ہوا ہے مثلاً انشاء عالم کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم سے یہی نظر آتا ہے۔ کہ اس کائنات کا مبداء اولین کسی خاص قسم کا نور تھا۔ یہی آج تحقیق ہوا ہے نور مختلف منازل طے کرتا ہوا برق کی شکل میں پیدا ہوا اسی طرح سے بالفاظ قرآن اس ہمارے کرہ زمین کی ابتدائی شکل ایک نار سموم تھی[۱] جو آہستہ آہستہ پانی بن گئی۔ اسی طرح پہاڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم نے فرمایا۔ کہ زمین کسی وقت نہایت تزلزل کی حالت میں تھی۔ اس پر پہاڑ قائم کر کے اسمیں ایک قسم کا سکون پیدا کر دیا[۲]

---

[۱] اللہ نور السموات والارض ط مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح ط المصباح فی زجاجۃ ط الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبرکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتھا یضیٓ ولو لم تمسسہ نار ط نور علی نور ط یھدی اللہ لنورہ من یشاء ط ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شئ علیم۔ **ترجمہ**۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا روشن کرنیوالا ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق جسمیں ایک چراغ ہے۔ چراغ ایک شیشہ میں ہے شیشہ گویا کہ ایک چمکتا ہوا تارا ہے (چراغ) ایک بابرکت زیتون کے درخت سے روشن ہوتا ہے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی۔ قریب ہے کہ اس کا تیل روشنی دے۔ گو اسے آگ بھی نہ چھوئے۔ روشنی پر روشنی ہے۔ اللہ اپنے نور کے لئے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (سورہ ۲۴ آیت ۳۵)

[۲] وھو الذی مد الارض وجعل فیھا رواسی وانھرا ط ومن کل الثمرات جعل فیھا زوجین اثنین یغشی الیل النھار ان فی ذلک لایت لقوم یتفکرون ۔ **ترجمہ**۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اسمیں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے پھلوں سے اسمیں دو دو زوج بنائے۔ وہ دن پر رات کا پردہ ڈالتا ہے یقیناً اسمیں ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں (سورہ ۱۶ آیت ۱۵)

والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم وانھرا وسبلا لعلکم تھتدون
ترجمہ۔ اور اس نے زمین میں پہاڑ اور دریا ڈال رکھے ہیں۔ تاکہ وہ تمہیں کھانے کا سامان دیں۔ اور رستے بنا دیئے ہیں تاکہ تم ہدایت پاؤ + (سورہ ۱۶ آیت ۱۵)

والجبال اوتادا۔ **ترجمہ**۔ اور پہاڑوں کو میخیں

پھر قرآن کریم نے کائنات کی ہر ایک چیز کے متعلق ایک وسیع قانون بتلایا کہ ان میں سے ہر ایک چیز میں نر و مادہ ہے[۵۱] جوہر حیات کے متعلق آج تک چھان بین ہو رہی ہے۔ کہ یہ جوہر کب اور کہاں سے پیدا ہوا۔ کوئی کہتا ہے کہ مشتری سیارے سے مواد حیات آتا ہے۔ کوئی کوئی اور کہانی سناتا ہے۔ لیکن سائنٹیفک دنیا کا جس نظریہ کی طرف غالب رجحان ہے۔ وہ وہی ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے قرآن کریم نے فرمایا۔ کہ جوہر حیات[۵۲] پانی سے پیدا ہوتا ہے یعنے زمین پر پانی ہی ذرّہ وار ہر قسم کے مادہ حیات کا ہے۔ یہ صرف چند باتیں ہیں جو میں نے قرآن کریم سے اخذ کر کے یہاں درج کر دی ہیں۔ اگر قرآن کریم خدا کی کتاب نہیں تو یہ علمی حقائق کس نے آنحضرت صلعم کے قلب مطہر میں ڈالے حیوانات میں نر و مادہ کا ہونا تو ایک بدیہہ نظارہ ہے۔ ہاں عرب کے لوگ کھجور کے نر و مادہ ہونے کے بھی قائل تھے لیکن قرآن کریم تو ایک بڑے بھاری راز سربستہ کو کھولتا ہے۔ جس راز سے نہ اولین میں سے اور نہ متاخرین میں سے کوئی آگاہ ہوا اور وہ یہ تھا کہ کائنات کی کُل کی کُل چیزوں میں نر و مادہ کے رشتہ ہیں حجر شجر نجم آسمان زمین ہوائیں۔ عناصر۔ اتم۔ برقی ذرّات۔ جہاں مرضی ہو چلے جاؤ ہر جگہ رشتہ زوجیت چل رہا ہے۔ یہ کوئی معمولی انکشاف راز ہے۔ ہاں آج علمی انکشافات میں ہی یہ چیز آگئی۔ ہائڈروجن اور آکسیجن جیسے لطیف عناصر بخاروں کی

---

۵۱ والارض فرشنٰھا فنعم الماھدون ومن کل شیٍٔ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون۔ ترجمہ۔ اور زمین کو ہم نے ہی بچھایا۔ سو ہم کیا خوب تیار کرنے والے ہیں اور ہر چیز سے ہم نے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (سورۃ ۵۱ آیت ۴۹)

۵۲ اولم یری الذین کفروا ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما ومن الماء کل شیٍٔ حیٍ افلا یومنون۔ ترجمہ۔ کیا جو کافر ہیں وہ غور نہیں کرتے۔ کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے بنایا تو کیا یہ ایمان نہیں لائینگے +

تزویج ہی تو پانی پیدا کرتی ہے - قوت برقی مثبت منفی ذرات برق کی تزویج سے پیدا ہوتی ہے - یہ قرآنی علم کس قدر محیر العقول وسعت اپنے اندر رکھتا ہے عالم الغیب کے سوا کون ان باتوں کو بتلا سکتا ہے تخلیق ارض کے متعلق آج تو ہم جانتے ہیں - کہ سورج سے ایک جلتا ہوا گیس کا گولا نکلا وہ ٹھنڈا ہو کر ایک قسم کا شور یلا تیزاب بن گیا - پھر وہ تیزاب ٹھنڈا ہوتا گیا اور اسکی سطح پر ایک جھلی سی جم گئی - یہ جھلی دن بدن موٹی ہوتی گئی - یہ زمین کی موجودہ شکل کی ابتدا تھی - اس وقت از حد متزلزل تھی - اندر کا تیزاب بار بار باہر آتا تھا اُسے لاوا کہو یا کچھ اور وہ باہر آکر سرد ہوا - وہی چٹان - وہی پہاڑ بن گئے یہ باتیں تو آج کی تحقیق ہیں لیکن قرآن اور حدیث میں موجود ہے - اور ایک ایماندار کے لئے یہ قرآن کریم اور ختمیت مآب کے منجانب اللہ ہونے کے کافی ثبوت ہیں - وید کو چھوڑ دو وہ انسانی سوسائٹی کی ایک ابتدائی سے ابتدائی شکل کے مناسب حال کتاب نظر آتی ہے - اسمیں علمی حقائق کا ذکر کہاں ہو سکتا ہے - ہاں بائبل سے کتاب پیدائش کی ابتدائی آیات میں پیدائش کائنات کا ذکر کیا ہے - لیکن بائبل کی ان باتوں پر آج دنیا ہنس رہی ہے - بائبل کی کہانی کی بڑی بڑی تادیلیں کی گئیں - لیکن علمی انکشافات نے ان کا بطلان کر دیا - اور آج وہی باتیں بائبل کے خدا کی طرف سے نہ ہونیکے ثبوت میں پیش کی جاتی ہیں +

انسان کی پیدائش کے متعلق بھی جو کتاب حمید نے فرمایا - وہی بہت حد تک آج علوم جدیدہ نے تسلیم کر لیا - قرآن کریم نے فرمایا کہ انسان کی اصل مٹی کے جوہروں کی کشید ہے جو کچھ زمین کے اندر اور جو کچھ باہر ہیں - ان سب کا خلاصہ جسم انسان کے اندر موجود ہے - اکل و شرب کے ذریعہ یا اور راہوں سے یہ سب کی سب چیزیں انسان کے اندر چلی جاتی ہیں - اور انہیں سے نطفہ انسانی پیدا ہوتا ہے - قرآن کریم اس پیدائش کا حال بیان کرتے ہوئے

اس سے بھی آگے جاتا ہے۔ وہ ان چیزوں کا ماخذ بھی بتلاتا ہے جہاں سے یہ چیزیں آئیں۔ یہ چیزیں آسمانوں سے اُترتی ہیں۔ کچھ ان روشنیوں کے ذریعہ جو ستارہ ہر سیارہ سے زمین تک پہنچتی ہیں۔ جو اس پانی کے ذریعہ جو بر رنگ بارش زمین پر آتا ہے۔ اثیری کرہ سے چلکر ہر ایک بعد تحت کرہ فلک کی چیزیں زمین پر لطریق بالا پہنچکر زمین کے اندر دھس جاتی ہیں۔ اور زمین کیلئے باعث حمل ہوجاتی ہیں۔ اس حمل کا نتیجہ زمین کے اندر کی جمادات۔ معدنیات اور زمین کے اوپر کی نباتات اور دیگر اندرونی بیرونی چیزیں ہوتی ہیں۔ انہیں چیزوں کے امتزاج مختلفہ سے ذیل کی سات چیزیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ جو ازروے تحقیق جدید انسانی نطفہ کی تخلیق کیلئے ضروری ہیں۔ یا جن کا امتزاج انسانی نطفہ کو پیدا کرتا ہے۔ انسانی جسم کی بناوٹ میں یہ سات چیزیں ضروری ہیں اور وہ یہ ہیں:-

نشاستہ۔ حلویات۔ دھنیات۔ نمکیات۔ لحمیات۔ فاسفورس۔ مائعات

ان سے نطفہ پیدا ہوتا ہے۔ نطفہ حمل میں جاتا ہے۔ اور وہاں چند منازل طے کرکے بچہ انسان کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اور اس ہیولے انسانی میں نفس مدرکہ پیدا ہوتا ہے۔ جس نے اب آگے ترقی کرنی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آسمانی اور افلاکی چیزیں روشنی کے ذریعہ یا بارش کے ذریعہ زمین پر آتی ہیں۔ اور زمین کے بطن میں جاکر باعث حمل زمین ہوتی ہیں۔ اور وہاں سے مختلف شکلوں میں مذکورہ بالا سات چیزیں پیدا کرتی ہیں جنکی ترکیب سے نطفہ پیدا ہوتا ہے۔ اور نطفہ حمل میں جاکر چند منازل کے بعد پیدائش نفس مدرکہ کا موجب ہوتا ہے۔ ان حقائق قرآنی کو جدید علمی تحقیق تسلیم کرتی ہے۔ اب قرآن کے ارشادات ملاحظہ ہوں:-

وانزلنا من السماء ماءً بقدر فاسکنّٰہ فی الارض وانا علی ذھاب بہ لقادرون فانشانا لکم بہ جنّٰت من نخیل واعناب لکم فیھا

لکم بہ جنّٰت من نخیل و اعناب لکم فیھا فواکہ کثیرۃ ومنھا تاکلون +

ولقد خلقنا الانسان من سللۃ من طین ج ثم جعلنٰہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ مضغۃ فخلقنا المضغہ عظاما فکسونا العظام لحما ق ثم انشانٰہ خلقا اخر ط فتبارک اللہ احسن الخالقین ط +

ترجمہ۔ اور ہم بادل سے ایک اندازہ سے پانی اُتارتے ہیں۔ پھر اُسے زمین میں ٹھیراتے ہیں۔ اور ہم اسے لیجانے پر یقیناً قادر ہیں۔ پھر ہم اسکے ساتھ تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ اُگاتے ہیں۔ ان میں تمہارے لئے بہت پھل ہیں۔ اور ان سے تم کھاتے ہو + (سورہ ۲۳ آیت ۱۸) +

اور ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کرتے ہیں۔ پھر ہم اُسے ایک مضبوط ٹھیرنے کی جگہ میں نطفہ بناتے ہیں۔ پھر ہم نطفہ کو لوتھڑا بناتے ہیں۔ اور لوتھڑے کو گوشت کے ٹکڑے میں ہڈیاں بناتے ہیں۔ اور ہڈیوں پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پھر ہم اُسے ایک اور پیدائش دے کر اٹھا کھڑا کرتے ہیں۔ پس اللہ بابرکت ہے جو سب بنانیوالوں سے بہتر ہے (سورہ ۲۳ آیت ۱۴)

یہ آیات کسی تفسیر کی محتاج نہیں۔ ہاں یہ امر واقعی حیرتناک ہے۔ کہ جس ترتیب و صفائی سے قرآن کریم نے رحمی منازل ارتقا کو شمار کیا ہے وہی منازل آج علمی تحقیق میں آئی ہیں۔ اس طرح نطفہ انسانی کے جن سات اجزا کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے انہیں آجکل کی علمی اصطلاح میں تو بیان نہیں کیا لیکن ان چیزوں کا ذکر کر دیا ہے۔ جن سے یہ سات چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ رہا یہ امر کہ آسمانی چیزیں کس طرح حمل زمین کا موجب ہوتی ہیں اس کا ذکر خاص طور پر سورہ الطارق میں آگیا ہے + طارق کے معنی رات کا

آنیوالا۔ اور طارق کی تشریح سیاروں اور ستاروں سے کی گئی ہے جو اپنا فعل حمل رات کے وقت کرتے ہیں۔ والسماء والطارق ۝ وما ادرٰلک ما الطارق ۝ النجم الثاقب ۝ ۔ ۔ ۔ ۔ السماء ذات الرجع ۝ والارض ذات الصدع ۔ ترجمہ۔ آسمان پر غور کرو۔ اور اس پر غور کرو جو رات کے وقت آتا ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ رات کے وقت کون آتا ہے وہ ستارہ ہے۔ جو چمکتا ہے، اور پھاڑنیوالا ہے۔ اور حمل کرنیوالا ہے (لفظ ثاقب کے یہ تینوں معنے آتے ہیں) آسمان کو دیکھو جو چیزوں کو ڈالتا ہے (یعنے اسمیں قوت فاعلی ہے) اور زمین کو دیکھو جو چیزوں کو قبول کرتی ہے (یعنے اسمیں قوت انفعالی ہے) +

یہاں میں ایک اور آیت کا ذکر کرتا ہوں جسمیں فلکیات کی ایک حقیقت کا اظہار ہے۔ وکلٌّ فی فلکٍ یسبحون ۔ سورۃ یٰسین میں نظام شمسی کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم نے ایک آیت کا خاتمہ الفاظ بالا پر کیا ہے جس کے لفظی معنے یہ ہیں کہ فلکیات کی ساری چیزیں چاند۔ سورج ستارے سب کے سب اپنے اپنے فلک میں تیرتے ہیں۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ یہ افلاک کسی سیال چیز سے بنائے گئے ہیں۔ سائنس ہمیں یہ پتہ دیتی ہے۔ کہ اثیری مادہ جسمیں ستارے سیارے ہوتے ہیں۔ وہ فی الواقع سیال چیز ہے۔ اس قدر بلیغ اور صحیح علم عالم الغیب کے سوا کس کا ہوسکتا ہے۔ کیا یہ چند باتیں جو بیان ہوئیں اسبات کا کافی ثبوت نہیں۔ کہ قرآن کریم عالم الغیب کی کتاب ہے +

انجیل عمل یا راز حیات

عملی زندگی کا فوٹو۔ انسان میں قوت عمل پیدا کرنیوالی کتاب اپاہج سے اپاہج انسان میں محنت ومشقت کی روح پیدا کر کے اسے فارغ البال

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام

آسودہ حال بنا دینے والی کتاب مسلم قوم کو نجات دینے والا نسخہ بالکل تیار ہے۔ حجم ۲۸۸ صفحے قیمت ۵ٰ؎ مجلد ۱ٰ؎

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر مسلم بک سوسائٹی۔ عزیز منزل احمدیہ بلڈنگس لاہور

خطبہ عید الفطر

از خواجہ نذیر احمد صاحب قائمقام امام مسجد ووکنگ

اسماء حسنہ

لا الہ الا اللہ

ھوالذی لا الہ الا ھو علم الغیب والشھادۃ ھوالرحمن الرحیم ○ ھوالله الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلم المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحن اللہ عما یشرکون ○ ھواللہ الباری المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح لہ ما فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم

ترجمہ۔ وہی اللہ ہے (مادہ کا) پیدا کرنیوالا روح کا پیدا کرنے والا (مختلف) شکلیں بنانیوالا اس کیلئے سب اچھے نام ہیں۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اسی کی تسبیح کرتا ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے +

ہمارے نبی کریم ایک ہی زبردست پیغام دنیا میں لائے۔ وہ پیغام لا الہ الا اللہ ہے۔ یہ کلمہ طیبہ اس پیغام کی نظری یا ایمانی شکل ہے۔ لیکن اسکی عملی یا صوری شکل تخلقو باخلاق اللہ ہے (تم اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ) لا الہ الا اللہ اگر اقرار لسانی ہے تو تخلقو باخلاق اللہ پر عمل پیرا ہونا اس اقرار لسان کی تصدیق بالقلب ہے۔ اس پیغام کی اہمیت انسان کو تو سمجھ آتی ہے۔ جب وہ صحیفۂ قدرت پر غور کرے اور ان اسباب کو دیکھے جو ہماری ہر قسم کی کامیابی کا موجب ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ دیکھے کہ اس پیغام کا تعلق ان اسباب سے کہاں تک ہے۔ فلاح کا راز صرف ایک بات پر آ رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اپنے حالات کو کائنات کے حالات کے مطابق کر لیں +

اگر مصنوع سے صانع کے دل و دماغ کا پتہ چل جاتا ہے تو کائنات بھی خالق کائنات

کا کامل آئینہ یا بالفاظ جرمن شاعر گوئٹی کائنات مدرکہ اعظم کا لباس ہے۔ اب اگر کُل سے کُل قوائے فطرت اور ایسا ہی نیچر کے قوانین در اصل خالق کائنات کے اخلاق کے ہی مظہر ہیں یا بالفاظ دیگر اگر اخلاق خداوندی اپنے عملی رنگ میں کائنات کے قوا ے اور اس کے قوانین کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔ جیسے کہ اسلام نے تعلیم کیا ہے۔ اور ہماری کامیابی اسمیں ہے۔ کہ ہم اپنے حالات کو قوانین کائنات کے مطابق بنالیں تو فلاح انسانی اسمیں ہے۔ کہ ہم متخلّق با خلاق خداوندی ہو جائیں ہم حقیقت لا الہ الا اللہ کو اپنے پر وارد کر لیں +

چاروں طرف اسبات کا شور ہے۔ کہ مذہب اور سائنس میں تطابق نہیں۔ یہ شور بھی اس دن ختم ہو جاویگا۔ جب دنیا سچے سائنس اور سچے مذہب کو پالیگی۔ کیونکہ یہ دونوں اپنی اپنی جگہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ مذہب اور سائنس ہر دو خداوند کے ان ایک ہی قسم کے قوانین کو بتلاتے ہیں۔ جو کائنات میں الگ الگ کام کر رہے ہیں۔ ایک کا دائرہ عمل اگر **جسمانیات** ہے تو دوسرے کا میدان عمل۔ **ادراکیات** (روحانیات و اخلاقیات ہیں۔ یہ سب کے سب ایک ہی صاحب علم اور ارادہ علت العلل کی طرف سے ہیں۔ لہٰذا یہ تخالف و تضاد کے متحمل نہیں ہو سکتے +

ہم ذاتِ ربّانی کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ وہ تذکیر و تانیث سے ارفع ہے۔ وہ سنے فی الجملہ لیس کمثلہ شئی کا مصداق ہے۔ یہ نہیں کہ اسکی مثل کوئی شے نہیں۔ بلکہ اسکے مثل کے مثل بھی کوئی شے نہیں۔ خدا کی ذات مقام ادراک سے اس قدر ارفع ہے۔ کہ وہ تشبیہات و استعارات کے دائرہ تخیل میں بھی نہیں آسکتی۔ قرآن نے کیا صحیح فرمایا +

بدیع السموات والارض انّٰی یکون لہ و لم تکن لہ صاحبۃ

وخلق کل شئ وھو بکل شئ علیم - ترجمہ - آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا - اس کا بیٹا کس طرح ہو سکتا ہے - جب اسکی کوئی بیوی ہی نہیں - اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا - اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے + (سورت ۶ آیت ۱۰۲)

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر - ترجمہ - نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں - اور وہ نگاہوں کا احاطہ کرتا ہے - اور وہ باریک باتوں کا جاننے والا خبردار ہے (سورۃ ۶ آیت)

اگر مذہب یہ کوشش کرے - کہ خداوند کی ذات کو انسانی تخیل و تعقل میں لے آئے تو یہ ناممکن ہے - اس لامحدود ہستی کا ایک خفیف سے خفیف تصور بھی انسان کے محدود خیال میں نہیں آسکتا - جسقدر بھی ہم نے سمجھا وہ اسکی ذات کے متعلق نہیں - بلکہ اس ذات کے بعض خط و خال کے متعلق سمجھا - اور اس کا بھی پتہ ایکطرف اسکی کائنات کے خط و خال پڑھنے سے جلد اور دوسری طرف اس کے اپنے الہام سے - جو کسی نبی کے قلب مطہر پر نازل ہوا - بالفاظ دیگر خدا کے صفات اور اس کے اخلاق کا علم صحیح سائنس اور صحیح مذہب سے انسان کو ملا - لیکن اگر سائنس کائنات یا آئینۂ منشاء مدرکہ اعظم کے کُل کے کُل اسرار پڑھ نہیں سکی - تو پھر خدا کے مرسلین بھی خالق کائنات کے متعلق اسی قدر علم ہم کو دے سکے جسکے متحمل انسانی دماغ تھا - ہمارا اپنا دل و دماغ اسکی کُنہ کو نہیں پہنچ سکتا - ہاں ہماری قوت ادراک کے حد تک اس نے اپنی حقیقت سے ہمیں آگاہ کیا -

قرآن کریم کوئی ننانویں نام خدا کے گنتا ہے - یہ اسماء حسنہ خداوند کے اخلاق ہیں - یہ اسماء حسنہ ربانی اخلاق کو محدود نہیں کرتے یہ تو صرف ان اخلاق کا ذکر ہے - جنہیں انسان اپنے ادراک میں لا سکتا ہے یہ وہ ننانویں طریق یا صورتیں ہیں - جنہیں وہ الباطن اس کائنات میں ظاہر ہوا

اگر اسکی منشاء یہ تھی کہ زمین کو پیدا کرے۔ اور اس پر انسان کو اپنا خلیفہ کرے تو اس مقصد کو عملی صورت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان ننانویں اخلاق کے اظہار کی ضرورت سمجھی۔ یہ ننانویں نام دراصل ان قوانین کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جن پر کائنات بہ تعلق انسان چل رہی ہے۔ اور جن کے مطابق حال اپنے آپ کو بنا کر انسان خلیفۃُ اللہ علے الارض ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خدائے قرآن خدائے کائنات ہے۔ قرآن و کائنات ایک ہی خدا کا پتہ دیتی ہیں۔ صحیح علوم جدیدہ اور علوم قرآن ایک ہی چیز ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ کی کُل حقیقت اگر اخلاق خداوندی سے مُتّصف ہونا ہے۔ اور قوانین کائنات حسب تصریح بالا انہیں اخلاق خداوندی کی عملی شکل ہیں جس کے مطابق عمل پیرا ہونا ہر قسم کی فلاح و کامیابی کو انسان کے قبضہ میں لے آتا ہے۔ تو پھر

لا الٰہ الا اللہ

کا پیغام انسانی فلاح کے طریق حصول کا پیغام ہے۔ اگر اس کلمہ طیبہ نے بحیثیت علت صوری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ تو اسکی علت عملی نے قرآن کا جامہ پہنا ہے +

آج ہم جدید اکتشافات کی روشنی میں زمین سے چلکر فلک الافلاک کی سیر کرتے ہیں۔ لیکن جہاں بھی ہم جاتے ہیں ہمیں قانون کی حکومت ہر جگہ نظر آتی ہے۔ اثیری ذرّات سے چلکر خاتمہ دماغ انسانی تک (روپیہ زمین پر منتہائے کائنات ہے) ہر چیز ہر مصنوع ہر مخلوق شے قانون کی زنجیر میں جکڑی ہوئی ہے۔ اس کا مواد اسکی تخلیق۔ اس کا نشو و نما اس کی بلوغت۔ اس کا رزق۔ الغرض ہر ایک بات ایک نہ ایک قانون تلے کام کرتی نظر آتی ہے۔ ان تمام قوانین کا شمار تو محالات اگر نہیں تو ایک امر طویل ہے۔ لیکن جو موٹے موٹے قوانین معلومہ ابتداء یعنے اثیری ذرّات سے لے کر انتہائے پیدائش علے الارض یعنے پیدائش و بلوغیت انسان تک

کام کرتے نظر آتے ہیں - وہ بروئے تحقیق جدیدہ حسب ذیل ہیں :-
قانون تخلیق یعنے آٹھوں پہر اور ہر آن میں چیزیں پیدا ہو رہی ہیں - اور قدرت ایک لمحہ بھر بھی عمل خلق سے خالی نہیں - مخلوق چیزوں کا قیام مابعد اور اس قیام کے لئے مایحتاج کا تہیۃ یعنے پیدائش رزق پھر اس مایحتاج کا تخلیق اشیاء سے پہلے ہی موجود ہوتا - پھر مخلوق کی بلوغت یعنے اس کا اپنے مایحتاج سے متمتع ہوکر اپنے بطون اور جواہر مخفیہ کو ظاہر کرنا - ہاں اگر کوئی مخلوق غلط راہ پر پڑکر اپنے بلوغ کو نہ پہنچ سکے تو کائنات میں قوانین اصلاحیہ کے ماتحت آکر اس مخلوق کا صحیح راہ ترقی پر آجانا - الغرض کائنات میں ہر جگہ جو موٹے موٹے قانون کام کر رہے ہیں وہ حسب ذیل ہیں - قانون خلق - قانون قیومیت - قانون رازقیت قانون خلق مایحتاج مصنوعات - قانون بالغیب - قانون اصلاح - یہ باتیں کوئی محتاج تشریح نہیں - ہاں اگر وجود قانون وجود مقنن کا مستلزم ہے - تو پھر یہ قوانین کسی خالق کسی قیوم کسی رازق کسی خالق مایحتاج مخلوق - کسی باعث بلوغیت اور کسی مصلح کا پتہ دیتے ہیں - قرآنی اصطلاح میں یہ سب قوانین چار قوانین کے نام تلے بیان کیئے گئے ہیں - ربوبیت (خالقیت قیومیت - رازقیت) رحمانیت (خلق مایحتاج مخلوق - رحیمیت (یعنے مخلوق کے اپنے نشوونما کے لئے کسی عمل پر زیادہ نتائج مرتب کرنا) قرآن نے ابتداء میں ہی ان صفات والے خدا کا ذکر کیا - کیا رب خدائے قرآن خدائے کائنات نظر نہیں آیا - کیا سچی سائنس علوم قرآن کے خلاف جاسکتی ہے خوب غور کرکے دیکھ لو - جسمانیات میں - اخلاقیات و روحانیات میں - تمدن و سوسائٹی میں ہر جگہ جو بہترین قوانین تمہیں کام کرتے نظر آئیں - وہ اسماء حسنہ سے ہی اخذ شدہ نظر آئیں گے - اب اگر کسی متمدن و کامیاب انسان نے اپنی کامیابی کو قوانین کائنات کی اطاعت میں حاصل کیا ہے - تو ایک کامیاب منتظم

نے اس امر کو لا الٰہ الا اللہ پر عمل پیرا ہوکر حاصل کر لیا ہے - کیا راز حقیقت اسلام نے بتلایا - کون سائنس کی تحقیقات کو دیکھتا پھرے - ایک بے علم اور ایک حکیم سے حکیم صرف لا الٰہ الا اللہ کو سامنے رکھ لے اسکی منشاء کے مطابق اپنے حالات کرے - تو اُس کا بیڑا پار ہو جاویگا +

سائنس تو یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ اس نے کُل قوانین کائنات کا احاطہ کر لیا ہے - علمی تحقیقات کا سلسلہ لا انتہا ہے - آج کی تحقیق کا بُطلان کل کے انکشافات کر دیتے ہیں - یہ سب کچھ طرح طرح کی مشکلات کے برداشت کرنے کے بعد ہوتا ہے - کیا ہی اچھا ہو - اگر علمی دُنیا لا الٰہ الا اللہ کو یا اُن اسماء حسنہ کو جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا - اپنا خضر راہ بنالے - کس قدر علوم کے خزانوں کی طرف یہ اسماء حسنہ رہنمولی کر رہے ہیں - اگر کائنات خالق کی بنائی ہوئی ہے - تو لازماً کائنات اخلاق خداوندی کا آئینہ ہوگی - اور اگر خدا کا کلام دُنیا میں آیا - تو اس سے بہتر اخلاق خداوندی کا پتہ کسی اور طریق سے نہیں مل سکتا - مجھے امید ہے کہ جو میں نے ابتدا خطبہ میں عرض کیا تھا وہ اب آپ کی نگاہ میں زیادہ مبرہن ہو گیا ہوگا - یعنے کامیابی کا راز اگر اطاعت قوانین کائنات میں ہے - اور قوانین کائنات اخلاق خداوندی کی عملی شکل ہے تو پھر انسانی فلاح کا پیغام لا الٰہ الا اللہ میں ہے +

حدیث میں آیا ہے - من قال لا الٰہ الا اللہ فقد دخل الجنۃ - جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنّت میں داخل ہوگیا - یہ بالکل ایک صحیح ارشاد تھا - زبانی اقرار تو ایک بے معنی چیز ہے - ہاں اسکی تصدیق ہمارے قلب نے کرنی ہے - اور اس تصدیق کا ثبوت ہمارے اعمال سے ہی ہوسکتا ہے - جنّت ایک کامیاب زندگی کا نام ہے - قرآن نے لفظ فلاح کو جنت کا قائمقام کہا ہے - پھر یہاں اور آیندہ کی فلاح اگر لا الٰہ الا اللہ پر عمل پیرا ہو نصیب حاصل ہوسکتی ہے - تو آنحضرت صلعم نے دو جملوں میں حقیقت حقہ کا اظہار کر دیا - اور

قرآن کریم لا الٰہ الا اللہ کی تفسیر ہے۔ اللہ کا نام اس پاک کتاب میں گویا مقطع کا بند ہے جسکے اندر اللہ تعالےٰ کی صفات کا ذکر ہے اور کائنات کے مختلف شعبوں پر ان صفات کا جو اثر ہے اسکو بیان کیا گیا ہے۔ ہمارے ان اعمال کو جو ان صفاتِ الٰہیہ سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اس نے نیکی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور جو انکے مخالف ہیں انکو بدی قرار دیا ہے۔ اس نے ہمیں وہ راہیں بتائی ہیں۔ جن پر چلکر ہم بدی سے محفوظ رہ سکتے ہیں ان رسولوں اور پیغمبروں کا اس نے ذکر کیا ہے۔ جن کی طرف اس نے اپنی ہدایت بھیجی ہے۔ اور جن کا پاک نمونہ ہمارا نصب العین ہے۔ اور سب سے آخری بات یہ ہے۔ کہ اس نے زندگی بعد الموت کا ذکر کیا ہے۔ جو انہوں اصولوں پر مبنی ہے۔ یعنے وہ لوگ جو اپنے آپ کو صفاتِ الٰہیہ سے متصف کرتے اور اسکے رنگ میں رنگین کرتے ہیں انکو ایک دائمی آرام کی جگہ حاصل ہوگی جس کا نام جنت ہے۔ اور وہ لوگ جو اس مقام پر نہیں پہنچے۔ انہیں ایک ایسی زندگی میں سے ہوکر گذرنا ہوگا۔ جسکے ذریعہ سے وہ اپنی کمی کو پورا کر سکیں۔ اسلام ابدی جہنم کا قائل نہیں +

پس یہ امر عیاں ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ اور اسکی راہوں کو بتانے اور ایسی ہدایات دینے کیلئے نازل ہوا ہے جن سے ہم اللہ تعالیٰ کے رستوں پر قدم مار سکیں۔ اسلئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کا کلمہ ایمان اسلام کے علم الٰہیات کا بنیادی پتھر ہے۔ لفظ اللہ کے معنے ہیں۔ وہ جسکی اطاعت کیگئی۔ یعنے وہ پاک ذات جو اپنے قوانین کے ذریعہ صحیفۂ فطرت کی ہر چیز کی متابعت حاصل کرتی ہے۔ ہر چیز کی ہستی۔ قیام اور تکمیل کا دارومدار محض اسی بات پر ہے۔ کہ وہ اس خالق حقیقی کی متابعت اختیار کرے۔ اس کا ایسا کرنے کا نام ہی اسلام ہے۔ یعنی قوانین کی متابعت کا مذہب۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرھاً والیہ یرجعون۔ کیا اللہ کے دین کے سوا کوئی اور رستہ تلاش کرتے ہیں۔ اور جو کچھ زمین آسمان میں ہے سب کا سب طوعاً وکرہاً اس کا فرمانبردار ہے + پھر فرمایا :-

وللہ یسجد من فی السموات والارض طوعاً وکرھاً وظللھم بالغدو والاٰصال۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے طوعاً وکرہاً اللہ ہی کی فرمانبرداری اختیار کرتا ہے۔ اور انکے سائے بھی صبح اور شام اسی کی متابعت کرتے ہیں +

یہ وہ حقیقت ہے جسکو بہت سے انبیاء نے بیان کیا ہے۔ جناب کرشن کا پیغام تھا۔ کہ "دانائی حاصل کرو" جناب بُدھ نے فرمایا ہے "خواہشات نفسانی کو چھوڑ دو" جناب زرتشت کا فرمان ہے۔ کہ "اپنے آپ کو پاک کرو" مسیح نے کہا ہے "کہ فیاض اور سخی بنجاؤ"۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو تلاش کرو" آپنے کھلے طور پر بتادیا کہ کسی طرح سے بھی ہم اپنے مقصد کو نہیں پاسکتے سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی متابعت کریں۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے متلاشی بننے کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم اس معبود حقیقی کی مرضی کے بکلی تابع ہوں۔ اور ایک انچ اس کے خلاف نہ کریں۔ یا جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہونا چاہیئے +

ننانویں اسماء الٰہیہ میں سے اللہ تعالیٰ کا ایک نام الحکیم ہے۔ یعنے دانائے کُل۔ پھر الغنی بھی اسکا نام ہے یعنے اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ پھر ایک نام ہے القدوس یعنے اسکی ذات پاک و مقدس ہے۔ پھر وہ الحلیم یعنی متحمل بھی ہے الودود۔ محبت کرنیوالا۔ اکبر۔ بہت بڑی نیکی اور بھلائی کا مالک + پس ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تلاش میں دانائی سے کام لیں۔ بُری خواہشات سے بچیں۔ فیاض دل اور متحمل مزاج ہوں دوسروں کے ساتھ نیکی کریں۔ اور پاک زندگی بسر کریں۔

بالفاظ دیگر ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں۔ ان تمام باتوں پر ہمارا عمل ہونا چاہیئے جنکی تعلیم تمام قدیم پیغمبروں نے دی ہے۔ اور صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔ جس سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔ لیکن محض دانائی۔ محبت۔ تحمل فیاضی اور پاکیزگی کا حاصل کرلینا ہی انسانیت کا مجموعہ نہیں۔ انکے علاوہ اور بھی ایسی صفتیں اور ضروری باتیں ہیں۔ جو ان سے زیادہ صاف اور روشن ہیں۔ اور ان کا انسان کے اندر پیدا ہونا بھی ضروری ہے یہ تمام صفتیں اللہ تعالیٰ کے ننانویں ناموں کے اندر بیان کی گئی ہیں۔ ان ناموں کا جو عربی زبان میں ہیں صحیح اور ٹھیک ٹھیک ترجمہ کرنا بہت مشکل امر ہے تاہم وہ نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ...ب۔ پیدا کرنیوالا۔ پرورش کرنیوالا۔ قائم رکھنے والا اور ترقی دینے والا (۲) الرحمٰن۔ بغیر محنت کے رحم کرنیوالا
(۳) الر... محنت پر ثمرات مترتب کرنیوالا (۴) المالک قبضہ اور ملکیت رکھنے والا (۵) القدوس۔ پاک۔ مقدس (۶) السلام۔ سلامتی کا پیدا کرنیوالا (۷) المومن۔ حفاظت کرنیوالا (۸) المھیمن سب کا نگہبان (۹) العزیز۔ غالب (۱۰) الجبار۔ سب پر فوقیت رکھنے والا۔ متصرف (۱۱) المتکبر۔ شان و شکوہ والا (۱۲) الخالق۔ پیدا کرنیوالا (۱۳) البارئ۔ بغیر مادہ کے بنانیوالا (۱۴) المصور۔ شکل صورت بنانیوالا (۱۵) الغفار۔ سب سے زیادہ بخشش کرنیوالا۔ (۱۶) القہار۔ سب سے بڑھ کر غلبہ اور طاقت رکھنے والا (۱۷) الوہاب۔ سب سے زیادہ دینے والا (۱۸) الرزاق۔ سب سے زیادہ کفالت کرنیوالا (۱۹) الفتاح۔ سب سے زیادہ کھولنے والا (۲۰) العلیم۔ سب کچھ جاننے والا (۲۱) القابض۔ بند کرنیوالا (۲۲) الباسط۔ کشائش کرنیوالا۔ (۲۳) الخافض۔ رسوا کرنیوالا (۲۴) الرافع۔ بلند مرتبہ دینے والا (۲۵) المعز۔ عزت دینے والا (۲۶) المذل۔ ذلت دینے والا (۲۷) السمیع۔ ہمیشہ سننے والا (۲۸) البصیر۔ سب کچھ دیکھنے والا۔ (۲۹) الحکم۔ انصاف کرنیوالا (۳۰) اللطیف۔ باریک باتوں کو جاننے والا (۳۱) الخبیر۔ سب باتوں سے واقف (۳۲) الحلیم۔ تحمل رکھنے والا (۳۳) العظیم۔ بڑائی کا مالک (۳۴) الغفور بخشش کرنیوالا (۳۵) الشکور۔ سب سے بڑھ کر قدردان (۳۶) العلی۔ بلند (۳۷) الکبیر۔ ہمیشہ کیلئے بڑائی رکھنے والا (۳۸) الحفیظ۔ ہمیشہ حفاظت کرنیوالا (۳۹) المقیت۔ ہمیشہ برقرار رکھنے والا (۴۰) الحسیب حساب لینے والا (۴۱) الجلیل۔ ہمیشہ کیلئے شان و شوکت رکھنے والا۔ عالیمرتبہ (۴۲) الکریم۔ ہمیشہ مہربانی کرنیوالا (۴۳) الرقیب۔ ہمیشہ نگہبانی کرنیوالا (۴۴) المجیب۔ ہمیشہ دعاؤں کو قبول کرنیوالا (۴۵) الواسع۔ وسعت دینے والا (۴۶) الحکیم۔ ہمیشہ دانائی رکھنے والا (۴۷) الودود۔ محبت والا (۴۸) المجید۔ شان والا (۴۹) الباعث۔ مرنے کے بعد اٹھانیوالا (۵۰) الشہید۔ گواہ (۵۱) الحق۔ صداقت (۵۲) الوکیل۔ سب چیزوں کا کفیل (۵۳) القوی۔ ہمیشہ طاقت رکھنے والا (۵۴) المتین۔ پختہ (۵۵) الولی۔ دوست۔ سرپرست (۵۶) الحمید۔ ہمیشہ حمد والا (۵۷) المحصی۔ حساب رکھنے والا۔ (۵۸) المبدی۔ بہت بڑا شروع کرنیوالا (۵۹) المعید۔ واپس لانیوالا (۶۰) المحی۔ زندگی بخشنے والا (۶۱) الممیت۔ موت دینے والا (۶۲) الحی۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (۶۳) القیوم۔ خود بخود قائم رہنے والا اور دوسروں کو قائم رکھنے والا (۶۴) الواجد۔ ہر چیز کو پانیوالا (۶۵) الماجد۔ بلند شان والا۔

(۶۶) الواحد۔ ایک جس کا کوئی شریک نہیں (۶۷) الصمد۔ ہمیشگی والا دوسروں کا سہارا اور جس کا اپنا سہارا کسی دوسرے پر نہیں (۶۸) القادر۔ سب طاقت رکھنے والا (۶۹) المقتدر۔ ہر ایک طاقت اور زور رکھنے والا (۷۰) المقدم۔ سب سے آگے چلنے والا (۷۱) المؤخر۔ ہر چیز کو ختم کرنیوالا (۷۲) الاول۔ سب سے پہلے (۷۳) الاخر۔ سب سے پیچھے (۷۴) الظاہر۔ کھلا عیاں (۷۵) الباطن۔ چھپا ہوا۔ درون پردہ (۷۶) الوالی۔ حکومت والا (۷۷) المتعالی سب سے بلند مرتبہ (۷۸) البر۔ صادق۔ سب سے بڑی نیکی کا مالک (۷۹) التواب۔ بہت رجوع برحمت کرنیوالا (۸۰) المنتقم بدی کی سزا دینے والا (۸۱) العفو۔ بہت بخشش کرنیوالا (۸۲) الرؤف۔ نرم (۸۳) مالک الملک۔ تمام بادشاہتوں کا مالک (۸۴) ذوالجلال والاکرام۔ بڑائی عظمت اور عزت کا مالک (۸۵) المقسط۔ ایک جیسا منصف (۸۶) الجامع۔ جمع کرنیوالا (۸۷) الغنی۔ غنا رکھنے والا۔ تمام احتیاجوں سے پاک (۸۸) المغنی۔ دوسروں کو غنی کرنیوالا (۸۹) المعطی۔ عطا کرنیوالا (۹۰) المانع۔ روکنے والا۔ منع کرنیوالا (۹۱) النافع۔ نفع دینے والا (۹۲) النور۔ روشنی (۹۳) الہادی رہبر (۹۴) الازلی۔ ہمیشگی والا (۹۵) البدیع۔ بغیر نمونہ کے بنانیوالا۔ جس کا ثانی یا نظیر نہ بنایا جاسکے (۹۶) الباقی۔ باقی رہنے والا (۹۷) الوارث۔ سب کا ورثہ لینے والا (۹۸) الرشید۔ ہدایت مجسم۔ رہبری کرنیوالا (۹۹) الصبور۔ صبر کرنیوالا +

اللہ تعالیٰ کے ان ننانویں اسمائے حسنہ کے علاوہ مسلمان علماء نے قرآن کریم کی ان تشریحات سے جو اس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق کی ہیں اور بہت سے تجویز کئے ہیں:۔ ھو۔ وہ۔ المحیط۔ سب پر احاطہ رکھنے والا۔ الشافع۔ صحت دینے والا۔ شفا دینے والا۔ الجمیل خوبصورت۔ الاعلیٰ۔ سب سے بلند۔ الملک۔ بادشاہ وغیرہ وغیرہ۔ تمام عمدہ اور نیک باتیں۔ تمام وہ امور جو اعلیٰ اور شاندار ہیں ان اسمائے حسنہ کے اندر آجاتے ہیں۔ تمام اعلیٰ اخلاق اور روحانیت کی چیزیں اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا سایہ ور جھلکتا سا نقشہ ہیں۔ ان صفات سے ایک اعلیٰ درجہ کی سوسائٹی کے تمام مطالبات کامل تہذیب کی تمام ضروریات اور انسانیت کی تمام حاجات کا پتہ لگتا ہے۔ صحیفہ فطرت کی تمام طاقتیں جو اب تک دریافت ہوچکی ہیں یا ابھی دریافت ہونی باقی ہیں۔ انہی صفات الٰہیہ کی عملی صورتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے پیغمبر مختلف قوموں کی طرف آئے وہ انسانی روح کی دلی تڑپ کی جو صداقت پاکیزگی اور انصاف کے لئے اس کے اندر پائی جاتی تھی۔ پورا کرنیوالے تھے ہر ایک پیغمبر اپنے زمانہ کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے۔ گری ہوئی قوم کو اٹھانے۔ بگڑی ہوئی جمہوریت کو درست کرنے اور ایک بداخلاق قوم کی اصلاح کیلئے آیا۔ ایک ادنیٰ تہذیب کو اٹھا کر اپنے زمانہ کی ضروریات اور حالات کے مطابق بنانے کیلئے وہ آئے لیکن آنحضرتؐ کی رسالت کا زمانہ ان سب سے بالکل مختلف تھا۔ اس نسل انسانی کے عظیم الشان تذکیر کی جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ آپکی پیدائش سے لیکر تادم آخر تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے) بعثت کوئی معمولی اتفاقی امر تھا۔ نہ ہی کوئی ایسا واقعہ تھا۔ جو تاریخی واقعات سے تسلسل نہ رکھتا ہو وہی اسباب وہی بڑی بڑی خرابیاں وہی ایک رہبر کی ضرورت ساتویں صدی مسیحی میں زیادہ زور وشور سے پیدا ہوگئی تھیں۔ برکات الٰہی کی مقدس نہر جو تجمیر کی وادی سے نکلی تھی۔ تاکہ مردان کی سرزمین کو سیراب کرے غلط معتقدات کی وجہ سے گندی ہوچکی تھی۔ فارس کی مقدس آگ جو زرتشت نے برائیوں کو جلانے کے لئے سلگائی تھی۔ انسانی خون کے ذریعہ سے بجھ چکی تھی۔ ہر طرف نفاق وشقاق کی آگ جل رہی۔ جس سے قومی اجتماعی اور مذہبی اتحاد درہم برہم ہوچکا تھا۔ اور زمانہ زبان حال سے پکار پکار کر ایک ایسے مذہب کا متقاضی تھا۔ جو تازہ طاقت کے ساتھ دنیا کی اصلاح کرے۔ تمام گرد ونواح کے حالات اس سے زیادہ ہدایت کو چاہتے تھے۔ جو اب تک نسل انسانی کو دیگئی تھی تمام تاریخ انسانی میں ایک تسلی دہندہ یا فارقلیط کی ضرورت اس وقت سے بڑھ کر کبھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ نہ ہی کوئی اور زمانہ اس کے لئے موزوں تھا۔

نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم صرف ایک ہی زمانہ یا قوم کیلئے نہ آئے تھے۔ بلکہ آپ کو تمام دنیا کی طرف قیامت تک کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا تھا۔ آپ نے اپنے پیروؤں اور اللہ تعالیٰ سے ملنے کی نصیحت کی اور وہ رستہ بتایا جس پر چلکر وہ خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن کریم نے صراط مستقیم سیدھا راستہ بتایا ہے +

وقت مجھے اجازت نہیں دیتا۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کے ننانویں ناموں کی تشریح کروں۔ ان اعلیٰ اور اچھی باتوں میں سے جو ان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ چند ایک حسب ذیل ہیں:۔

رحم فیاضی بہادری صلح جوئی۔ پناہ دینا بڑائی۔ صبر۔ معافی۔ عزت۔ عفت۔ اچھی حکومت۔ فطرت کی باریکیوں کا علم اور بُری خاصیتوں کا پورا علم۔ شکر گذاری۔ علو مرتبت۔ نگہبانی۔ صداقت۔ طاقت۔ مضبوطی۔ خود مختاری۔ امارت۔ ہدایت اور تمام نیکیاں جن پر مختلف پیغمبروں نے زور دیا ہے۔ اور بعض اسمائے حسنہ کے ماتحت آتی ہیں۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کا عکس ہے تو وہ عکس تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ہم ان تمام اخلاقیات کو جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے جہاں تک ہماری طاقت و بس میں ہے عمل میں نہ لائیں "خدا کو تلاش کرو"۔ یعنے اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرو۔ تخلقوا باخلاق اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے اپنے آپکو متخلق کرو۔ یا بالفاظ دیگر (لا الہ الا اللہ) اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ یہی صداقت ہمیشہ رہتی ہے اور یہی ہمیشہ رہیگی۔ اور یہی درحقیقت نسل انسانی کیلئے سب سے اعلیٰ سب سے زیادہ وسیع پیغام ہے +

گوشوارہ آمد و خرچ ووکنگ مسلم مشن و اسلامک ریویو بشیر فنڈ

دفتر ہندوستان بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء

تفصیل آمد	نمبر شمار	رقم آمد ہندوستان پائی	آنہ	روپیہ
آمد مشن	۱	۹	۱۴	۲۶۸۰
قیمت اسلامک ریویو	۲	۰	۱۳	۹۶۵
مفت تقسیم ریویو و تبلیغ اسلام فنڈ	۳	۰	۵	۱۱۹۳
میزان		۹	۰	۴۸۴۰

تفصیل خرچ	نمبر شمار	رقم آمد ہندوستان پائی	آنہ	روپیہ
ووکنگ مسلم مشن و اسلامک ریویو بشیر فنڈ	۱	۰	۸	۴۶۵۴
میزان		۰	۸	۴۶۵۴

نوٹ: حضرت خواجہ صاحب کے مسلسل سفروں میں رہنے کے باعث یہ آمد و خرچ اپنے اپنے وقت پر شائع نہیں ہو سکے +

دستخط۔ ڈاکٹر غلام محمد آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن عزیز منزل لاہور

نقشہ تفصیل آمدنی در ہندوستان بابت ماہ مئی ۱۹۲۵ء

اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
جناب مولوی شجاعت حسین صاحب بنگال	-	۱۱	۱
" سید عبد الحلیم صاحب "	-	۱۴	۱
" عبد المعبود صاحب جیت پور	-	-	۱
" سلطان علی صاحب	-	-	۱۰
" منہاج الدین صاحب	-	-	۵
" مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب	-	-	۵
" کروائی اسٹیٹ ۹ مئی ۱۹۲۵ء	-	-	۵
" حضور نواب صاحب کروائی	-	-	۱۱۰
" اشرف الدین صاحب کلکتہ	-	-	۵
" صوفی صاحب "	-	-	۲۰
" تاج الدین صاحب ٹنڈی ونم	-	-	۵
" جناب میاں محمد خان صاحب اوکاڑہ	-	-	۲۰
" منہاج الدین صاحب بھٹنڈہ	-	-	۵
" فریدالدین صاحب	-	-	۱
" مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب دہلی	-	-	۵
" ایس - آئی محمد صاحب	-	-	۵
" جناب غلام حسن صاحب	-	-	۲
" عبد العزیز صاحب	-	-	۱۰
" خوشی محمد ٹکٹ پوسٹ	۶	۷	
" اسد اللہ صاحب گورداسپور	-	-	۱
" محمد فاروق صاحب "	-	-	۱
" محمد نور غنی صاحب امروہہ	-	-	۱۵
" منشی خیرایت اللہ صاحب "	-	-	۳
" شیخ خدا بخش صاحب پشاور	-	-	۱۰
" قاضی حامد حسین صاحب امیٹھی ضلع لکھنؤ	-	-	۳
جنابہ والدہ صاحبہ "	-	-	۴
بقیہ متفرق چندہ رامپور	۶	۱۵	۲۴۱
از بہاولپور خیرات فنڈ	-	-	۷۰۰
جناب عبد العظیم صاحب انجن گاؤن	-		۱
جناب سالدار کالا خان صاحب کیمبل پور	-	-	۴
" سید فردوس شاہ صاحب "	-	-	۱
" ایم فتح محمد صاحب	-	-	۵
" احسان الحق صاحب ڈیرہ غازیخاں	-	-	۲۵
" صبیح الدین صاحب روہتک	-	-	۱
" کے۔ ایچ نیاز وریجی دھاروار	-	-	۴
واپسی پیشگی	۹	۱۳	۷۷۷
واپسی پیشگی	-	۳	۶۰۱
جناب محمد ابراہیم صاحب بھوانی	-	-	۴
" فضل کریم خان صاحب پشاور	-	-	۳
" شیخ خدا بخش صاحب "	-	-	۱۰
" عبد المعبود صاحب جیت پور	-	-	۱
از اسٹاک پوسٹل آرڈر آفس مدراس	-	۱۴	۷
جناب ڈاکٹر صوفی صاحب کلکتہ	-	-	۱۰
حضور نواب نعمت یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن	-	-	۲۰
جناب تاج الدین صاحب ٹنڈی ونم	-	-	۵
فضل الدین صاحب اکوڈیا	-	-	۵
کل میزان	۹	۱۴	۳۶۸۰

نقشہ ۲ قیمت رسالہ اسلامک ریویو و مفت تقسیم ماہ مئی ۱۹۲۵ء بابت دفتر ہندوستان

اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ	اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
مفت تقسیم جناب ظہور الحق صاحب بنگال	۔	۔	۵	واپسی ڈاکخانہ	۔	۱	۔
" سید مقبول احمد صاحب بستی	۔	۔	۱۰	جناب احمد حسن صاحب	۔	۔	۵
جناب اے ایم ۔ جان صاحب	۔	۔	۱۵	" ایم ۔ اے ۔ رب	۔	۔	۵
" محمد عبد الجبار "	۔	۔	۱۰	" صوفی صاحب کلکتہ	۔	۔	۱۰
حضور نواب صاحب کروالی	۔	۔	۱۱۰	" نواب رفعت یار جنگ صاحب حیدر آباد دکن	۔	۔	۱۵
جناب مقبول احمد صاحب بستی	۔	۔	۵				
" عبد الحمن صاحب جہانسی	۔	۔	۵	حضور میجر حاجی حمید اللہ خان صاحب بھوپال	۔	۔	۵۰
حضور میجر حاجی حمید اللہ خان صاحب	۔	۔	۵۰	قیمت رسالہ اسلامک ریویو	۔	۱۲	۶۶۵
جناب بدیع الدین صاحب	۔	۔	۵	کل میزان	۔	۱۳	۹۶۵

نقشہ ۳ تفصیل آمد زرِ فنڈ دفتر ہندوستان مئی ۱۹۲۵ء

جناب سید مبارک حسین صاحب	۔	۔	۱۰	جناب حبیب اللہ صاحب	۔	۔	۱۵
" عبد الرشید صاحب سورت	۔	۔	۱۰۰	" طالب علی صاحب	۔	۔	۵
حضور نواب صاحب کروالی	۔	۔	۳۰۰	" بشیر احمد صاحب	۔	۔	۵
جناب حاجی امیر بخش صاحب لدھیانہ زکوٰۃ	۔	۔	۲۰	" محمد اسحاق صاحب بھوپال	۔	۔	۱۵۰
" مولوی غلام حسن صاحب کھلنہ	۔	۔	۵۰	حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام	۔	۔	۵۰۰
" محمد سلیم صاحب جگدلیشور زکوٰۃ	۔	۔	۲۰	جناب نور غنی صاحب امروکہ	۔	۔	۵
" عبد الرحمن صاحب	۔	۔	۵	جناب اہلیہ صاحب "	۔	۵	۳
" محمد یوسف صاحب	۔	۔	۱۰				
" عبد الصمد صاحب	۔	۔	۵	کل میزان	۔	۵	۱۱۹۳

نوٹ: یہ رقم پانصد روپیہ ذاتی طور پر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کو بطور رخصتانہ ریاست بہاولپور سے ملی لیکن انہوں نے مشن کی امداد میں اپنی طرف سے جمع کرا دی + سیکرٹری

نقشہ ۴ تفصیل خرچ اسلامک ریویو لٹریچر فنڈ و وکنگ مسلم مشن دفتر لاہور

نمبر	تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ
۱۵ الف	سفر خرچ خلیفہ عبد المجید صاحب سفیر مشن ۔ لاہور سے کشمیر ۔ کرایہ تانگہ ۸/ ۔ قلی لاہور راولپنڈی ۱۶/ کرایہ ریل لاہور سے راولپنڈی ہے ۔ ... ۔ خوراک ... خوراک درراہ راولپنڈی ... ۔ اغراض مشن کے لئے سفیر مذکور لاہور سے کشمیر گئے ۔ اس سفر میں حضرت خواجہ صاحب کی معیت میں ۲۳۶ روپے امداد ملے مفصل تذکرہ ۲۵ پر درج ہے ۔	۔	۹	۲۶

نقشہ عـ۴ تفصیل خرچ اسلامک ریویو بشیر فنڈ ووکنگ مسلم مشن دفتر لاہور

نمبر	تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ
۱۵ ب	مسلم مشن ووکنگ انگلستان کے اخراجات کیلئے لاہور سے بھیجا گیا جو حسابات آمدہ از مسجد ووکنگ انگلستان کی آمد ماہ اپریل۔ مئی۔ جون ۱۹۲۴ء میں درج ہے +		۰	۱۰۰۰
۱۶	کرایہ ریل حضرت خواجہ صاحب لاہور رامپور و دہلی وغیرہ و واپسی لاہور معہ خلیفہ عبد المجید سفیر مشن۔ اس سفر میں ۰ - ۹ - ۹۹ - ۲ رامپور سے فراہم ہوا۔ جو حساب آمد مئی ۱۹۲۴ء فروری ۱۹۲۵ء و مئی ۱۹۲۵ء میں مشتہر ہو چکا ہے۔ یہ آمد امداد مشن قیمت رسالہ اسلامک ریویو۔ اشاعت اسلام و مفت تقسیم ینابیع المسیحیت پر مشتمل تھی ٭ +	۶	۰	۱۹۰
۱۷	کرایہ ریل حضرت خواجہ صاحب بہاولپور معہ ایک نفر برائے شمولیت مسند نشینی سرکار بہاولپور	۶	۵	۶۱
۱۸	ریل جو کہ دوران سفر دہلی میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے محصول ڈاک وغیرہ میں خرچ کیا۔ ٹکٹ لفافہ رجسٹری وغیرہ ۲۷ روپیہ ۵ آنہ۔ سٹیشنری سیاہی و لفافہ وغیرہ ۲ روپیہ۔ تار ۵ روپیہ ۳ آنہ۔ خرچ متفرق ۲۶ روپیہ ۵ آنہ۔ خرید کتب ۳۲ روپیہ۔ انعام ملازمین نوابان ۵ روپیہ۔ جو رقوم کہ حسابات میں کم ہو گئیں اور لکھنا یاد نہیں رہا ۱۶ روپیہ ۶ آنہ۔ کانپور سے جو رقم وصول ہوئیں اسمیں جو رقم کم ہوئیں ۷ روپیہ۔ خرچ طبع اشتہار گجراتی مفت تقسیم معرفت سیٹھ اسمعیل آدم ۳۲ روپیہ ۵ آنہ۔ مندرجہ بالا اخراجات ذیل کے سفروں میں خرچ ہوئے۔ اور ذیل کے مقامات پر :- ۱۔ سفر خرچ از لاہور تا وزیر آباد ۲۔ از لاہور تا ریاست جونا گڑھ ۳۔ از جونا گڈھ تا بمبئی ۴۔ حیدر آباد تا بمبئی ۵۔ بمبئی تا بھوپال ۶۔ بھوپال تا دہلی ۷۔ دہلی تا لاہور ۸۔ لاہور تا کانپور ۹۔ کانپور سے دہلی ۱۰۔ دہلی سے لاہور	۳	۸	۲۱۵
۱۹	ریل حضرت خواجہ صاحب از لاہور تا ریاست پالن پور آمد و رفت یہ سفر اغراض مشن کیلئے حضرت خواجہ صاحب نے معہ ایک نفر کے کیا۔ جس پر سرکار پالن پور نے مشن کی سرپرستی فرمانے کا وعدہ فرمایا۔	۶	۶	۱۱۹
۲۰	ریل جناب عبد الخالق خانصاحب بی۔اے بعہدہ مشنری برائے روانگی مسجد ووکنگ انگلستان اس سفر میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب معہ ایک نفر کے مشنری موصوف کو بمبئی جہاز پر چڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس بل میں حضرت خواجہ صاحب ایک سیکنڈ آمد و رفت از لاہور تا بمبئی معہ ایک نوکر تھرڈ کے اور مشنری موصوف کا کرایہ از لاہور تا بمبئی سیکنڈ کلاس شامل ہے +	۰	۸	۳۱۲

٭ اسکے متفرق اخراجات کیلئے نمبر ۲۲ ملاحظہ ہو +

نقشہ نمبر ۲ تفصیل خرچ اسلامک ریویو لشیر فنڈ ووکنگ مسلم مشن دفتر لاہور

بل	تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ
بل ۲۱	بل حضرت خواجہ صاحب - اس رقم میں کرایہ ریل سیکنڈ کلاس حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مع ایک نفر تھرڈ کلاس کا شامل ہے - دیگر متفرق اخراجات بل ۱۸۱ میں درج ہیں - ۱- سفر خرچ لاہور تا وزیر آباد ۲- لاہور تا ریاست جوناگڑھ ۳- جوناگڑھ تا بمبئی ۴- حیدر آباد تا بمبئی ۵- بمبئی تا بھوپال ۶- بھوپال تا دہلی ۷- دہلی تا لاہور ۸- لاہور تا کانپور ۹- کانپور سے دہلی ۱۰- دہلی سے لاہور اس سفر میں کانپور وزیر آباد بمبئی وغیرہ سے معقول امداد ملی جو حسابات شہرہ نومبر ۱۹۲۴ء فروری ۱۹۲۵ء میں علے الترتیب درج ہے - حضرت قبلہ ابو محمد طاہر سیف الدین صاحب داعی قوم بوہرہ نے نہایت فراخدلی سے ایک مثنوی کے اخراجات کو اپنے ذمہ لیا	۰	۰	۵۵۰
بل ۲۲	متفرق اخراجات - حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے دوران سفر رامپور - مراد آباد - دہلی - بھوپال میں ہوا - اس سفر میں جو کرایہ ریل پر صرف ہوا - وہ بل ۱۲۱ میں درج ہے	۰	۱۲	۶۸
بل ۲۳	ذیل کے اخراجات سفر رامپور - مراد آباد - دہلی - بھوپال میں حضرت خواجہ صاحب نے کئے - محصول ڈاک ۱۶/ پائی - تار ۱/۵	۶	۴	۲۷
بل ۲۴	ذیل کا خرچ سفر راولپنڈی میں ہوا - جس کا ذکر بل ۱۷۱ میں ہے تار ۱۵/	۰	۵	۶
بل ۲۵	یہ سفر حضرت خواجہ صاحب نے سرینگر کشمیر سے ایبٹ آباد تک اور ایبٹ آباد سے واپس تبلیغ در ہند کے مسئلہ پر اشخاص معلومہ کے ساتھ غور کرنے کیلئے کیا - اور پھر سرینگر - اور پھر سرینگر سے حیدر آباد دکن جانے کیلئے راولپنڈی تک کیا	۱۰	۱۲	۹۵
بل ۲۶	ذیل کا سامان مسجد ووکنگ انگلستان کشمیر سے روانہ کیا گیا - لوئی چار عدد ۳۵ - - ۰ - تحفہ ہائے برائے نومسلمانان لندن از کشمیر جس کی تفصیل دفتر مشن میں موجود ہے ۴۰ - ۱۰ - ۰	۰	۱۰	۷۵
بل ۲۷	ذیل کا خرچ تاروں کا ہے - جو دوران سفر میں مختلف مقامات سے مختلف احباب کو دی گئی ہیں خرچ کا زیادہ حصہ لندن کی تاروں پر مشتمل ہے - جو ویمبلے کانفرنس اور دیگر اغراض مشن کیلئے وقتاً فوقتاً دوران سفر سے دی گئیں	۶	۸	۶۴
بل ۲۸	ذیل کا خرچ انعام موٹر کار والوں سے متعلق ہے - جو دوران سفر ایبٹ آباد و گڑھی حبیب اللہ میں دیا گیا -	۰	۸	۸
	میزان	۷	۳	۱،۹۲۲

نقشہ ہٰذا تفصیل خرچ اسلامک ریویو لٹریچر فنڈ ووکنگ مسلم مشن دفتر لاہور

نمبر	تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ
بل ۲۹	ذیل کا خرچ محصول ڈاک کے متعلق ہے۔ جو حضرت خواجہ صاحب نے چار ماہ قیام کشمیر میں مشن کے متعلق صرف کیا +	۲	۱۴	۳۴
بل ۳۰	بل کرایہ دفتر مارچ و اپریل ۱۹۲۵ء بحساب عہ روپے ماہوار	۰	۰	۲۰
۳۱	ٹکٹ محصول ڈاک برائے دفتر لاہور۔	۰	۶	۱۰
بل ۳۲	بل خلیفہ عبدالمجید صاحب۔ خوراک لاہور سے کشمیر ۲۶ یوم یومیہ ۸/ ۱۳ روپے خوراک لاہور سے ریاست جوناگڑھ۔ بمبئی۔ حیدرآباد۔ بھوپال۔ دہلی از یکم ستمبر ۱۹۲۴ء لغایت ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء ۲۶ روپے۔ لاہور سے کانپور از ۲۶۔ اکتوبر لغایت ۱۰ نومبر ۱۹۲۴ء ۴ روپے۔ لاہور سے دہلی علیگڑھ از ۱۳ نومبر لغایت ۲۹ نومبر ۸ روپے	۰	۰	۵۲
بل ۳۳	الاؤنس ایڈیٹر اسلامک ریویو در ہند	۰	۰	۳۰۰
بل ۳۴	بل سائر دفتر لاہور علی محمد ولد اللہ رکھا دین صاحب ۱۰ ریل عار۔ پیکیٹ برنگ ۱۰ فیتہ کپڑا سند و ڈبی مہر ہے۔ اجرت تجاری بابت ریک عار۔ تار روانگی حصار سول لسٹ سی۔ پی ۱۲ روپے۔ مہترانی اگست لغایت فروری ۱۹۲۵ء ۷ ماہ ہے۔ جلد اسلامک ریویو بابت سال ۱۹۲۴ء ۱۲/۔ فائل بورڈ تین درجن ۶ ۳ عدد ۔ خط برنگ ۱۰/۔ سیاہی دستی پریس عہ/ چک بک عہ۔ رجسٹر ایک ۸/۔ سول لسٹ آسام ۸/۔ لفافہ انگریزی عدا/ ٹب ریلوے و دیوار ی ویلا ٹنگ پیپر ہے۔ بٹہ چک ۸/۔ کیلنڈر ۱عہ/۔ رجسٹر ۲۰ عدد جلد بندھوائی ۱۲عہ۔ کارڈ کٹائی ۸/۔ سیاہی سٹیفن عہ ٹکٹ محصول ڈاک ماہ ۱۳۵ ۱۴ مہترانی بابت مارچ ۱۹۲۵ء۔ ریکارڈ فائل لگانے والا عہ۔ گوند یک پاؤ ۳/	۶	۳	۱۹۲
۳۵	تاریں بر تقریب عید مبارک جو نواب صاحبان کی خدمت میں دی گئیں۔	۰	۶	۵
۳۶	تنخواہ عملہ در ہندوستان ماہ اپریل ۱۹۲۵ء	۶	۱۰	۲۶۶
۳۷	یہ سفر حضرت خواجہ صاحب نے بمبئی تک کے ریاست بہاولپور کیطرف کیا۔ اس سفر میں حضرت خواجہ صاحب کو ذاتی طور پر بالصدر روپیہ سرکار ریاست نے بطور رخصتانہ عطا فرمایا۔ جو حضرت خواجہ صاحب نے اپنی طرف سے امداد مشن میں مرحمت فرمایا۔ جو اس رسالہ کی آمد ریز ر دفتہ میں جمع کیا گیا۔	۶	۰	۷۶
بل ۳۸	کرایہ ریل حضرت خواجہ صاحب از منگرول تا دہلی۔ یہ سفر حضرت خواجہ صاحب نے سرکار منگرول کی رفاقت و علاج کیلئے کیا۔ حضرت خواجہ صاحب سرکار منگرول سے دو یوم پہلے دہلی گئے	۰	۴	۷۱
بل ۳۹	کرایہ ریل حضرت خواجہ صاحب۔ سفر از دہلی تا کروائی۔ دہلی سے حضرت خواجہ صاحب کروائی تشریف لیگئے اور سرکار کروائی نے مستقل طور پر مشن کی سرپرستی فرمائی۔ جو ہم ہزار امید ہے۔ [illegible]	۰	۰	۳۳

...شتہ ۲۴ تفصیل خرچ اسلامک ریویو شیر فنڈ و ووکنگ مسلم مشن دفتر لاہور

بل کرایہ ریل حضرت خواجہ صاحب سفر از دہلی تا لکھیم پور بغرض شمولیت کانفرنس اشاعت اسلام + دہلی سے حضرت خواجہ صاحب کو منتظمین کانفرنس اشاعت اسلام لکھیم پور نے مدعو کیا۔ جس پر حضرت خواجہ صاحب دہلی سے لکھیم پور تشریف لے گئے +	۶۴ ۵ ۹
بل ترقی عملہ از اکتوبر ۱۹۲۴ء لغایت اپریل ۱۹۲۵ء	۷۰ ۰ ۰
بل خلیفہ عبدالمجید سفیر مشن خوراک۔ لاہور سے بہاولپور خوراک ۲ یوم ... لاہور سے دہلی ۱۲ یوم ... لاہور سے دہلی و منٹگمری دو ماہ ۱۳ یوم ...	۳۵
قیمت رسالہ اشاعت اسلام مختلف صاحبان کو روانہ کیا گیا۔ جنوری ۱۹۲۴ء لغایت دسمبر ۱۹۲۴ء یہ رقم مشن سے رسالہ اشاعت اسلام کی مد میں منتقل کی گئی۔	۳۷۸
بل سفر خرچ حضرت خواجہ صاحب از لاہور تا منٹگمری۔ یہ سفر خرچ لاہور سے دہلی۔ دہلی سے منٹگمری۔ منٹگمری سے کراچی۔ کراچی سے ڈیرہ نواب۔ پھر بہاولپور سے لاہور تک کا ہے۔ اس سفر میں مبلغ اڑھائی صد ماہوار کی مستقل آمد کی صورت بن گئی +	۲۲۳ ۴ ۰
کل میزان	۷۶۵۴ ۰۸ ۰

نوٹ۔ بل ۱۵ لغایت ۴۴ میں حتے الامکان تمام تفصیلات اخراجات دی گئی ہیں۔ دفتر محاسبہ مشن میں ان تمام رقوم کی باضابطہ رسیدات اور جن جن تاریخوں میں یہ سفر جن جن اغراض مشن کے لئے کئے گئے ہیں۔ یہ سب باتیں باضابطہ ریکارڈ دفتر میں موجود ہیں۔ طوالت کے لئے رسیدات کے نمبر اور تاریخوں کے حوالجات نہیں دیئے گئے۔ سیکرٹری

مسلم بک سوسائٹی کی تازہ طبع شدہ کتابیں

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام

یر افکار دنیا یا روحانیات فی الاسلام ۱۲ / ... ۴۔ حیات بعد الموت
... ستی بار سینا لی ... ۵۔ اسلامی نماز کا فلسفہ
... سلام ... ۶۔ یا دولت حیات کیلئے حل طلب معمے
۷۔ اسلامی نماز اور اس پر مسیحی اعتراض

مالک مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلم مشن ووکنگ انگلستان کی آمد و خرچ

از جنوری سنہ ۱۹۲۴ء لغایت اپریل سنہ ۱۹۲۵ء

اس وقت مشن خدا کے فضل سے روبہ ترقی ہے۔ کس منہ سے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جاوے۔ کہ اس نے ہماری ناچیز کوششوں کو محض اپنے فضل و کرم سے سرسبز کیا۔ سال سنہ ۱۹۱۲ء سے ایک بھی دن ہم پر ایسا نہیں گذرا کہ جس دن ہمیں ہزار ہزار سجدات شکر خدا تعالیٰ کی جناب میں ادا کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ ہماری امداد میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے بھائیوں کو شرح صدر عطا فرمایا۔ جب کبھی کسی بزرگ کے آگے مشن کے معاملہ میں استمداد عرض کی گئی۔ کبھی کسی نے انکار نہیں کیا۔ آخر آہستہ آہستہ مسلم ریاستوں نے بھی نگاہ شفقت اس مشن کی طرف پھیری اور تھوڑی بہت امداد شروع کر دی۔ اس امر میں ہم علیا حضرت نواب بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کے از حد مشکور ہیں۔ انہوں نے خود خواجہ صاحب کو سنہ ۱۹۱۵ء میں بلوایا۔ اور ہر طرح عزت و تکریم کی۔ اور اس وقت سے آج تک انہوں نے اس مشن کو ایک طرح اپنے دست شفقت تلے لیلیا۔ یہ اُن کی حوصلہ افزائی اور امداد تھی۔ کہ جس نے ہمارے قدم کو ابتدا میں مضبوط کر دیا۔ انکے بعد ریاست حیدر آباد دکن۔ ریاست بہاولپور۔ میر صاحب والئے خیرپور سندھ ریاست رامپور نے بھی مستقل مدد فرمانی شروع کر دی۔ نواب صاحب والئے پالن پور نے بھی امداد فرمائی۔ ہمیں اس معاملہ میں حضرت شیخ صاحب والئے منگرول کا خاص طور پر ذکر کرنا ہے۔ سرکار عالیہ بھوپال کے بعد آپنے اس مشن کو بھی اپنا ذاتی مشن بنا لیا۔ پچھلے سال ہی حضرت قبلہ ابو محمد طاہر سیف الدین

صاحب داعی قوم بوہرہ نے نہایت فراخ دلی سے ایک مشنری کے اخراجات کو اپنے ذمہ لیا۔ رنگون سنگاپور۔ جاوا سے بھی خاص امداد آئی +

لیکن ان سب امدادوں کے مقابل اگر مشن کے کام کو دیکھا جاوے تو ہمیں مشن کے کارندوں کا خاص طور پر شکر گذار ہونا ہے۔ جن کی بے نفس اور پر ایثار خدمات نے در اصل بھاری کام کیا۔ اگر یہ اصحاب ایثار سے کام نہ لیتے تو انگلستان جیسے ملک میں جس قدر بھی امداد مالی اگر اس سے دگنی یا سہ گنا بھی ہوتی۔ تو بھی مشن نہ چلسکتا +

حضرت مولوی صدر الدین صاحب جناب مولوی مصطفےٰ خان صاحب۔ جناب مولوی محمد یعقوب خان صاحب اور دیگر اصحاب کو دو دو صد یا اڑھائی اڑھائی صد ماہوار کے مشاہرہ پر انگلستان میں بھیجنا۔ اگر اعلےٰ درجہ کا ایثار ان بزرگوں کا نہیں۔ تو اور کیا ہے مخصوصاً جب یہ دیکھا جاوے کہ ان مشاہروں میں سے نصف سے زیادہ اُن کے اہل و عیال کے لئے یہاں دیدیا جاتا تھا شاید اکسو روپیہ یا اسکے لگ بھگ میں یہ بزرگ انگلستان جیسے کثیر اخراجات کے ملک میں اپنے مایحتاج کا گذارہ کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے +

اسموقع پر ہمیں خواجہ نذیر احمد صاحب کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا ہے۔ کہ انھوں نے قریباً ساڑھے پانچسال مشن کی خدمت کی۔ اور اس عرصہ میں انہیں بطور پاکٹ خرچ ۵ پونڈ ماہوار ملے۔ لیکن یہ تو حضرت خواجہ صاحب کے صرف فرزند ارجمند تھے۔ وہ اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلے۔ جو جناب خواجہ صاحب نے کہا یا دیا۔ انھوں نے قبول کرلیا۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے اس ایثار کے عوض وہ کچھ ان کو عطا کیا۔ کہ جس کی قیمت کا اندازہ کچھ نہیں ہوسکتا۔ جو کامیابی مشن کو ان کے زمانہ (گذشتہ دو سال) میں ہوئی۔ وہ اپنی آپ نظیر ہے +

جبتک مشن کے مالی معاملات حضرت خواجہ صاحب کے ہاتھ رہے انھوں نے ہمیشہ یہی پسند کیا۔ کہ مشن کی آمد و خرچ ہمیشہ پبلک کے سامنے رہے۔ کیونکہ ان سب

امور کا انصرام ایک شخص واحد کے ہاتھ میں تھا۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء کے بعد کل مالی انتظام
انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے ہاتھ میں حضرت خواجہ صاحب نے بطور ٹرسٹ دیدیا
یہ ایک باضابطہ رجسٹری شدہ انجمن ہے۔ اور اسکے سارے معاملات ذمہ وار افسروں کے
ہاتھ میں ہیں۔ اس کے پریذیڈنٹ حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب مترجم (انگریزی)
قرآن شریف ہیں۔ اس کے وائس پریذیڈنٹ خان بہادر جناب میاں غلام رسول صاحب
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور اور اسکے جنرل سکرٹری جناب ڈاکٹر سید
محمد حسین شاہ صاحب ڈپٹی کیمیکل اگزیمینر گورنمنٹ پنجاب لاہور ہیں۔ اور
اس کے محاسب و فنانشل سکرٹری جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (ریٹائرڈ سول سرجن صوبہ سرحدی) ہیں۔ کل روپیہ مشن
کا ہندوستان میں امپیریل بنک لاہور کے ہاں جمع ہوتا ہے۔ تاریخ
حوالگی مشن سے حساب آمد و خرچ ماہوار دفتر ہندوستان کا باضابطہ ان صفحات
میں چھپتا رہا ہے۔ لیکن دفتر ووکنگ (انگلستان) کا حساب اردو رسالہ میں سنہ ۱۹۱۹ء
کے بعد نہیں چھپا۔ ہمارے مشن کی ایک خاص حیثیت خدا کے فضل سے مغربی ممالک
میں ہے۔ اور پادری صاحبان ہمیشہ اس ٹوہ میں رہتے ہیں۔ کہ ہمارے مالی معاملات
کی کیا حالت ہے۔ چنانچہ لاہور کے ایک پادری والٹر نام نے ہمارے سنہ ۱۹۱۵ء
لغایت سنہ ۱۹۱۸ء کے مطبوعہ حساب کو دیکھ کر مشن کی مالی حالت پر پھبتی اڑائی
اور پیشگوئی کی۔ کہ یہ مشن اب زندہ رہتا نظر نہیں آتا۔ اس نے لکھا کہ انگلستان
میں تو مشن ہو۔ اور اتنے لمبے چوڑے تو دعوے ہوں۔ اور آمد کا یہ حال ہے اسوقت
ہماری آمد بیس بائیس ہزار روپیہ سالانہ تھی۔ اور سنہ ۱۹۱۴ء میں نقصان
تھا۔ اور سنہ ۱۹۱۷ء میں اس نقصان کو پورا کیا گیا۔ یہ باتیں اسنے تبصرہ میں
ایک کتاب کی شکل میں لکھیں۔ اور اس بنا پر پیشگوئی کی۔ کہ یہ مشن بہت جلد
نیست و نابود ہو جاویگا۔ خدا کا احسان ہے کہ پادری مذکور تو پیشگوئی کرتے ہی
اگلے سال اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور مشن آج تک بفضلہ قائم ہے۔ اور بہتر

حالت میں ہے۔ اس پادری کی اس تحریر کے بعد یہی پسند کیا گیا۔ کہ انگلستان کا حساب شائع نہ ہو۔ تاکہ ہماری مالی حالت کا ہمارے دشمنوں کو پتہ نہ لگے۔ علاوہ ازیں مشن کے مالی معاملات ایک رجسٹرڈ شدہ انجمن کے ہاتھ میں آ گئے تھے۔ اور ان امور کی چنداں ضرورت نہ رہی۔ لیکن اس حساب کے نہ چھپنے سے ایک نقص بھی واقع ہوا۔ ہمارے بعض معاونین مشن کیطرف سے بےفکر ہو گئے۔ انہوں نے یہ دیکھ لیا۔ کہ مشن کے سرپرست نواب مسلم والیان ملک ہیں۔ مشن کو ان کی اعانت کی چنداں ضرورت نہیں۔ اور تو اور خود ہمارے بعض احباب بھی اس خیال میں آ کر مشن کو اپنی امداد سے مستغنی سمجھنے لگے حالانکہ مشن کی روز افزوں ترقی یہ چاہتی ہے۔ کہ اسکے کام کو بڑھایا جاوے انگلستان کے دیگر بڑے شہروں میں اسکی شاخیں ہوں خصوصاً جبکہ زبردست توجہ انگلستان اور دیگر ممالک کی اسلام کی طرف ہو رہی ہے۔ اسلئے ہم نے یہی پسند کیا کہ ہم اپنی کل آمد و خرچ کو چھاپ دیں۔ نہ پچھلے سالوں کے حساب جو آج تک نہیں چھپے اُسے بھی چھاپ دیا جاوے۔ اور آیندہ سے ماہوار حساب انگلستان کی آمد و خرچ کا دیدیا جاے۔ وہ حساب تو خلاصہ کے طور پر ہو۔ لیکن انگلستان کی آمد و خرچ کی مفصل نقل دفتر لاہور میں رہے۔ اس وقت ہم جنوری سنہ ۱۹۲۴ء لغایت اپریل سنہ ۱۹۲۵ء تک حساب ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو یہاں موجود ہے اور آیندہ باقی سالوں کا حساب بھی ولایت سے آنے پر چھاپ دینگے +

اس سے ہماری بھاری غرض یہی ہے۔ کہ مسلم بھائی دیکھ لیں کہ وہ مشن جس سے اُنہیں قلبی محبت ہے۔ اسکی مالی حالت کیا ہے۔ اور ہم کس مشکلات کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی توجہ اور امداد کی ہمیں کس قدر ضرورت ہے۔

اس ذیل کے حساب مشتہرہ میں سر آرچی بولڈ ہملٹن کی دو صد پونڈ کی امداد قابل شکر ہے۔ یہ بزرگ گذشتہ دسمبر میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ انکو اشاعت اسلام کا

ایک جنون ہے۔ اور اپنے اوقات گرامی کا ایک حصۂ کثیر وہ تبلیغ دین میں صرف فرماتے ہیں +

خادم
خواجہ عبد الغنی سکرٹری مسلم مشن ووکنگ
عزیز منزل ۔ لاہور

ضروری نوٹ: ۔ تمام رسایل زر بنام فنانشل سکرٹری مسلم مشن ووکنگ عزیز منزل لاہور ہونی چاہیئے +

گوشوارہ آمد و خرچ مسلم مشن ووکنگ انگلستان

از جنوری سنہ ۱۹۲۴ء لغایت ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء

	تفصیل آمد	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
آمد مشن	امداد مشن در انگلستان بذریعہ ...	۶	۴	۲۱۲			
	” از مسلم فرمانروایان ریاستہائے ہند نقشہ (۱)	۸	۱۷	۲۴۵			
	امانت ” (۲) ...	۰	۱۰	۱۷۱			
	” افتخار رسول صاحب (۳) ...	۰	۱۳	۱۵۷			
	قابل واپسی امانت ...	۶	۶	۰			
	میزان مشن ...	۸	۱۱	۷۸۷	۸	۱۱	۷۸۷
آمد رسالہ اسلامک ریویو بشیر ہند	فروخت ریویو در انگلستان ...	۱	۱۸	۲۳۱			
	امداد ” ...	۳	۲	۱۶			
	فروخت کتب ”	۳½	۱۲	۱۵۳			
	معرفت حضرت خواجہ کمال الدین صاحب از لاہور برائے طبع ینابیع المسیحیت انگریزی ...	۹	۱۳	۱۰۴			
	از لاہور بابت طباعت ینابیع المسیحیت انگریزی ...	۰	۰	۳۰			
	امداد ریویو از مسلم فرمانروایان ریاست ہائے ہند نقشہ (۴) ...	۶	۷	۱۰۴			
	رقوم قابل انتقال ...	۰	۱۷	۶			
	میزان اسلامک ریویو ...	۱۰½	۱۰	۶۴۷	۱۰½	۱۰	۶۴۷
آمد قرآن کریم انگریزی	فروخت قرآن کریم انگریزی در انگلستان	۶	۶	۹۲			
	میزان ...	۶	۶	۹۲	۶	۶	۹۲
	کل میزان آمد مسلم مشن ووکنگ و اسلامک ریویو ...				۳½	۹	۱۵۲۷

تفصیل اخراجات مسلم مشن ووکنگ و اسلامک ریویو در انگلستان از جنوری سنہ ۱۹۲۴ء لغایت ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء

	تفصیل خرچ	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ
اخراجات مشن	عملہ اعلیٰ و ادنیٰ نقشہ (۵)	۹	۱۰	۲۳۴			
	محصول ڈاک سٹیشنری ٹیلیفون تار بین نقشہ (۶)	۴	۳	۲۷			
	تالیف قلوب	۱۰	۴	۹			
	سفر خرچ نقشہ (۷)	۴	۱۳	۸۰			
	پالی لندن - لائیٹ و پالی ووکنگ (۸)	۸	۹	۱۵			
	موسمی اخراجات فرنیچر - مرمت مکان نقشہ (۹)	½	۰	۲۱			
	عیدین نقشہ (۱۰)	۸	۱۴	۱۰۰			
	امانت کی رقوم جو مشن میں جمع ہوئیں وہ واپس دی گئیں نقشہ (۱۱)	۳	۱۱	۳۲۰			
	واپسی رقوم (۱۲)	۷	۵	۱۳			
	متفرق - اخبارات سفیروں کی آمد کرسمس تحائف نقشہ (۱۳)	۸½	۲	۹			
	میزان مشن	۲½	۱۵	۸۲۱	۲½	۱۵	۸۲۱
لندن مسلم ہوس	عملہ	۸	۵	۹			
	لگوائی انگیٹھی	۰	۸	-			
	دعوت و چائے پانی	۴	-	۶			
	صفائی	۰	۵	-			
	گیس / لائٹ	۶	۱۶	۹			
	کوئلہ	۱۰	۹	۴			
	مرمت	۹	۱۰	۱			
	میزان لندن مسلم ہوس	۱	۱۶	۳۱	۱	۱۶	۳۱
	کل میزان مسلم مشن ووکنگ و لندن مسلم ہوس				۳½	۱۱	۸۵۳
اخراجات اسلامک ریویو	عملہ نقشہ (۱۴)	-	۱	۱۵۵			
	سٹیشنری - محصول ڈاک کتب در ریویو	۹½	۱۰	۱۰۷			
	کاغذ طباعت - سفر جرمنی - خرید کتب - کتب جرمنی - بلاک ریویو - حق تصنیف کتاب لیلا مجنوں نقشہ (۱۵)	۳	-	۶۵۷			
	ٹیلیفون - متفرق - نقشہ (۱۶)	۲	۱۸	۴			
	میزان اخراجات اسلامک ریویو	۲½	۱۰	۹۲۴	۲½	۱۰	۹۲۴
	میزان مسلم مشن ووکنگ و لندن مسلم ہوس				۳½	۱۱	۸۵۳
	کل میزان اخراجات مسلم مشن ووکنگ و لندن مسلم ہوس اسلامک ریویو لیبشیر فنڈ				۶	۱	۱۷۷۸

نقشہ ۱ تفصیل آمداد مشن از مسلم فرمانروایان ریاستہائے ہند

تفصیل	پنس	شلنگ	پونڈ
۱ - از علیا حضرت بیگم صاحبہ والیہ بھوپال (لفظ رقم کیلئے دیکھو آمد ریویو)	-	-	۱۰۵
۲ - از ریاست خیرپور	۸	۱۷	۷۰
۳ - از رامپور	-	-	۷۰
میزان	،،	۱۷	۲۴۵

نقشہ نمبر ۲ تفصیل امانت

	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ
ا- واپسی پیشگی بابت اجرت باغبان (ازدوکنگ ماسک ٹرسٹ)	۰	۰	۱۵			
۲ - امانت مسز گرول	۰	۰	۵۴			
۳ - امانت	۰	۱۰	۱۰۲			
میزان		۱۰	۱۷۱	۰	۱۰	۱۷۱

نقشہ نمبر ۳ افتخار رسول صاحب

افتخار رسول صاحب نے پنس ـــ شلنگ ۱۳ ـــ پونڈ ۱۵۲ بطور امانت مشن میں رکھے جو انہوں نے پھر برآمد کرائے ۔ دیکھو برآمدگی کے لئے نقشہ نمبر ۱۱ تفصیل واپسی رقوم امانت حساب ہذا +

نقشہ نمبر ۴ تفصیل امداد اسلامک ریویو از مسلم فرمانروایان ریاست ہائے ہند

	پنس	شلنگ	پونڈ
از سرکار بھوپال	۶	۷	۱۰۴

نقشہ نمبر (۵) تفصیل عملہ اعلٰے وادنٰے مشن ووکنگ

	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ
عملہ اعلٰے						
(۱) قائممقام امام مشن (نصف)	۰	۰	۶۹			
(۲) ٹائپسٹ (نصف)	۰	۰	۲۴			
(۳) مفتی وعربی معلم مشن	۰	۰	۱۸			
(۴) کلرک	۰	۱۵	۲۴			
میزان عملہ اعلٰے		۱۵	۱۳۵	۰	۱۵	۱۳۵
عملہ ادنٰے						
(۱) باغبان	۱۰	۲	۴۶			
(۲) خادمہ	۱۱	۱۲	۴۲			
میزان عملہ ادنٰے	۹	۱۵	۸۸	۹	۱۵	۸۸
کل میزان عملہ اعلٰے وادنٰے				۹	۱۰	۲۲۴

نقشہ نمبر (۶) تفصیل محصولڈاک سٹیشنری ٹیلیفون وتاریں

	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) محصولڈاک	۲	۱۵	۱۱			
(۲) سٹیشنری	۷½	۲	۴			
(۳) ٹیلیفون وتاریں	۶½	۴	۱۱			
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]			

نقشہ نمبر (۷) تفصیل سفر خرچ

تفصیل	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) سفر خرچ در جنوری سنہ ۱۹۲۴ء ...	۱۰	۱۹	۱۲
(۲) فروری سنہ ۱۹۲۴ء اسمیں دو سیزن ٹکٹ (پونڈ ۳ — شلنگ ۱۹ — پنس ۶) کے ہیں - باقی دیگر اخراجات سفر ہیں -	۰	۱۲	۷
(۳) سفر خرچ در مارچ سنہ ۱۹۲۴ء برسٹل برائے ملاقات سر عباس علی بیگ صاحب (پونڈ ۳ — شلنگ ۵ — پنس ۴) ریلوے سیزن ٹکٹ ... ۱—۱۹—۹ دیگر سفر ... ۳—۱۸—۱	۲	۳	۹
(۴) اپریل سنہ ۱۹۲۴ء لغایت جون سنہ ۱۹۲۴ء آٹھ سیزن ٹکٹ اور چار دفعہ سیلسے ...	۸	۹	۲۵
(۵) جولائی لغایت ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء چھ سیزن ٹکٹ تین دفعہ سیلسے ...	۸	۸	۲۵
کل میزان ...	۴	۱۳	۸۰

سیلسے وہ مقام ہے - جہاں سر آرچی بولڈ ہملٹن صاحب رہتے ہیں +

نقشہ نمبر (۸) تفصیل پائی لندن لائیٹ و پائی مسجد ووکنگ

تفصیل	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) پائی لندن ...	۳	۱۶	۲
(۲) لائیٹ و پائی مسجد ووکنگ ...	۵	۱۳	۱۲
میزان ...	۸	۹	۱۵

نقشہ نمبر (۹) تفصیل موسمی اخراجات فرنیچر مرمت مکان

تفصیل	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) موسمی اخراجات کوئلہ وغیرہ ...	-	۱۴	۵
(۲) فرنیچر (الف) برآمد سفیر مصر ... ۱—۱۸—۱۱½ (ب) Shelves ریک برائے کتب ... ۵—-—۷	۶½	۱۹	۶
(۳) مرمت مکان مرمت در ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء ... ۳—۱۱—۵ مرمت مکان بر موقع عید ... ۴—۱۵—۱	۶	۶	۸

نقشہ نمبر (۱۰) تفصیل اخراجات عیدین

اخراجات عید الفطر

	پنس	شلنگ	پونڈ
گوشت	٤	١٣	٦
کرایہ خیمہ ..	٠	٥	٥
قیمت سوٹ مفتی ووکنگ	٠	٦	٦
روٹی	١٠	١٨	٠
امداد ووکنگ کوآپریٹو سوسائٹی	٠	٩	٧
صفائی کھڑکیاں	٠	١١	٠
تحفہ مسٹر سمتھ سیکرٹری آرفینیج جو ان قوری کرسیاں میز وغیرہ بلا کرایہ دیتے ہیں	٠	١٥	١
مٹر	٠	٩	٠
آلو	٦	٨	١
چینی	٠	٦	٠
ململ	٩	٠	٠
تالیف قلوب	٠	٠	١
گوشت	٤	١	
تولیہ و چادر کیلئے کپڑے	٩	٥	١
مکھن	٩	٤	١
انعام ملازمین	٠	٠	٢
متفرق	٧	١٥	٠
مہمانوں کیلئے سگرٹ	٨	٤	٠
ممبر	٦	١٢	٠
فوٹو عید	٦	٥	١
کھڑکیوں کے شیشے بر مرمت	٠	٠	١
متفرق صفائی و مرمت	٣	١٢	٠

	پونڈ	شلنگ	پنس
میزان	٤٢	٤	٦

اخراجات عید الاضحیٰ

	پنس	شلنگ	پونڈ
روٹی	٩	٢	١
کرایہ خیمہ	٠	٢	٢
کرایہ اشیاء	٦	٩	١٠
صفائی کھڑکیاں ..	٦	٣	٠
گوشت	٠	٦	١٣
مہمان نوازی پیش از عید	٢	٢	٠
دمایون	١	١	٠
کارندوں کیلئے سگرٹ	٨	٧	٠
تولئے	٥	١٣	٠
انعام ملازمین	٠	١٩	٠
مرمت سائیکل	٦	٢	٠
تالیف قلوب	٠	٥	١
آلو	٨	٤	١
مٹر	٠	١٠	٠
اشتہارات عید ..	٣	١٣	٠
کرایہ قالین	٠	٠	١
متفرق	٠	١٥	٢
مرمت مکان ووکنگ	٠	١٥	٣
Man hole	٣	٦	١
لانڈری	١٠	٨	٦
صفائی میدان	٦	١٢	١
خرید سامان برائے عید	٨½	٤	٥
خرچ جنازہ	٠	١٥	٠
چندہ سوسائٹی	٠	٥	٠
صفائی چمنی ..	٠	١١	٠
ٹیلیفون	٣	٠	٠
اخبارات	١٠	١٥	٠
صفائی نالی	٠	٢	٠
متفرق و محصول ڈاک	٣½	١٦	٠

	پونڈ	شلنگ	پنس
میزان	٥٨	١٠	٢
کل میزان خرچ عیدین	١٠٠	١٤	٨

نقشہ نمبر (۱۱) تفصیل واپسی رقوم امانت

	پونڈ	شلنگ	پنس
(۱) افتخار رسول صاحب کو ان کی امانت واپس کی گئی جو نقشہ ۳ آمد مشن میں درج ہے	١٥٧	١٣	٩
(۲) امانت واپس کی گئی جو نقشہ ۲ آئٹم ۳ میں ـــ ١٠ ـــ ١٠٢ آمد میں درج ہے ..	١٠٠	٠	٠
(۳) مسٹر جناب شیخ رحمت اللہ صاحب کو قرضہ دیئے گئے	١٠	٠	٠
(۴) شیخ محمد صادق صاحب منگرول کو وہ امانت واپس کی گئی جو انہوں نے نقشہ ۲ میں ٥٤ پونڈ جمع کرائے۔	٥٢	١٧	٦

نقشہ نمبر ۱۲ تفصیل واپسی رقوم

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) شیخ محمد صادق کو واپس کئے گئے۔ یہ رقم شیخ صاحب کی اس حساب مشتہرہ سے پہلے کی امانت تھی۔	۷	۵	۱۳

نقشہ نمبر ۱۳ تفصیل اخبارات۔ سفیروں کی آمد کا خرچ۔ کرسمس تحائف

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) اخبارات	½	۱۷	۰
(۲) سفیر مصر کی مدارات متفرق خرچ	۱۱	۸	۱
(۳) ملازمین کو کرسمس تحائف	۰	—	۱
(۴) متفرق	۹	۱۶	۵
میزان	½۸	۲	۹

نقشہ نمبر ۱۴ تفصیل عملہ اسلامک ریویو در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) مینیجر اسلامک ریویو در انگلستان (نصف)	۰	-	۶۹
(۲) ٹائپسٹ (نصف مشن)	۰	-	۲۴
(۳) اسسٹنٹ محکمہ تصنیف	۰	۶	۴۳
(۴) کلرک	۰	۱۵	۱۴
(۵) فرالنس ریورز مسلم خاتون {اس نے دفتر میں دو ماہ کام کیا}	-	-	۴
میزان	-	۱	۱۵۵

نقشہ نمبر ۱۵ تفصیل کاغذ و طباعت کتب و ریویو و دیگر اخراجات متعلق ریویو و کتب

	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) کاغذ ریویو و کتب						
کاغذ ریویو	۰	۶	۹۴			
کاغذ کتب	۶	۱۸	۱۱	۶	۴	۱۰۶
(۲) طباعت ریویو و کتب						
ریویو	۰	۰	۵۰			
اجرت	۰	۱۳	۱۰۷			
طباعت ینابیع المسیحیت انگریزی	۰	۹	۶۷	۳	۱۱	۳۷۷
ریویو پرنٹنگ بلاک	۰	۱۴	۴			
(۳) ... ریویو	۰	۱۱	۱۳۲			
اسٹیشنری و پرنٹنگ	۳	۴	۱۴			
نقد خرچ جرمنی {جو کتب جرمنی میں چھپ رہی تھیں اور مطبع والوں نے کتب چھاپ کر روک رکھی تھیں۔ اسلئے شرائط و شرح طباعت طے کرنے کیلئے یہ سفر جرمنی کیا گیا۔}				۰	۰	۲۰

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۴) خرید کتب {جو کتب کہ دیگر تاجران کتب سے لے کر کمیشن پر بھیجی گئیں}	۸	۷	۱۰
(۵) تاوان کتب جرمنی (پنس ۔ شلنگ ۔ پونڈ) {ہمبرگ سے لندن تک کرایہ جہاز برائے کتب طبع شدہ در جرمنی ۵ — ۱۶ — ۳۱} {مطبع والا برائے طباعت کتب ۱۰ — ۱۴ — ۷۵}	۳	۱۱	۱۱۲
(۶) بلاک ریویو	۷	۵	۶
(۷) حق تصنیف کتاب لیلیٰ مجنوں در انگریزی	۰	۰	۲۵
کل میزان	۳	۰	۶۵۷

Reparation ✗

نقشہ نمبر ۱۶[illegible]

تفصیل متفرق۔ ٹیلیفون

	پنس	شلنگ	پونڈ
ٹیلیفون	۲	۱۷	۴
متفرق	-	۱	-
میزان	۲	۱۸	۴

گوشوارہ آمد و خرچ مسلم مشن ووکنگ انگلستان از اکتوبر ۱۹۲۴ء لغایت اپریل ۱۹۲۵ء

	تفصیل آمد	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ
آمد مشن	امداد مشن در انگلستان	۱۰½	۷	۱۴۱			
	از مسلم فرمانروایان ریاست ہائے ہند نقشہ (۱)	۷	۸	۳۷۶			
	سر آرچی بولڈ ہملٹن صاحب نو مسلم	-	۰	۵۰			
	میزان	۵½	۱۶	۵۶۷	۵½	۱۶	۵۶۷
آمد اسلامک ریویو	فروخت ریویو و کتب و امداد ریویو در انگلستان	۱½	۵	۴۳۳			
	امداد از مسلم فرمانروایان ریاست ہائے ہند نقشہ (۲)	۸	۱۷	۳۶۲			
	برائے طبع ینابیع المسیحیت انگریزی از لاہور نقشہ (۳)	۱۱	۱۶	۱۰۳			
	امداد از سر عبد اللہ آرچی بالڈ ہملٹن باونٹ صاحب نو مسلم	-	۰	۵۰			
	عالیجناب عماد الملک صاحب بہادر حیدر آباد دکن برائے طبع انگریزی کتاب اسلام اور مذہب آتش پرستان (پانصد روپیہ)	۹	۱۴	۳۷			
	میزان اسلامک ریویو	۵½	۱۴	۹۸۷			
	کل میزان ہر دو مدات				۱۱	۱۰	۱۵۵۵

اخراجات مسلم مشن ووکنگ و اسلامک ریویو از اکتوبر ۱۹۲۴ء لغایت اپریل ۱۹۲۵ء

	تفصیل اخراجات	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ
اخراجات مشن	عملہ اعلیٰ و ادنیٰ نقشہ نمبر (۴)	۷	۹	۲۸۸			
	سٹیشنری - محصول ڈاک	۲½	۱	۱۴			
	ٹیلیفون - لائٹ - پانی نقشہ نمبر (۵)	۰	۷	۲۸			
	موسمی اخراجات - فرنیچر - مرمت مکان نقشہ نمبر (۶)	۳½	۲	۷۶			
	سفر خرچ نقشہ (۷)	۹	۶	۹۸			
	تالیف قلوب	۶	۴	۱۵			
	عید الفطر نقشہ نمبر (۸)	-	۱۶	۱۴			
	متفرق نقشہ نمبر (۹)	۰	۲	۷۰			
	میزان اخراجات مسلم مشن ووکنگ	۳	۹	۶۰۵	۳	۹	۶۰۵
اخراجات لندن مسلم ہوس	دعوت - موسمی اخراجات - میموریل سٹاف	۳	۱۳	۱۵			
	صفائی - مرمت - فرنیچر	۲	۲	۲۳			
	لائٹ - پانی	۸	۶	۶			
	میزان لندن مسلم ہوس	۱	۲	۴۵	۱	۲	۴۵
	کل میزان مسلم مشن ووکنگ و لندن مسلم ہوس				۴	۱۱	۶۵۰
اخراجات اسلامک ریویو لٹریچر فنڈ	عملہ نقشہ نمبر (۱۰)	-	۰	۱۴۷			
	سٹیشنری - محصول ڈاک - ریویو و کتب نقشہ (۱۱)	۷	۰	۷۹			
	خرید کتب - کاغذ - جلد بندی ینابیع المسیحیت انگریزی طباعت - متفرق متعلقہ کتب نقشہ نمبر (۱۲)	۴	۷	۳۲۵			
	ٹیلیفون - متفرق - واپسی کتب - قرآن کریم نقشہ (۱۳)	۱	۱۳	۱۸			
	میزان اسلامک ریویو	۰	۱	۵۷۰	۰	۱	۵۷۰
	میزان مسلم مشن ووکنگ و لندن مسلم ہوس	۴	۱۱	۶۵۰	۴	۱۱	۶۵۰
	میزان کل مسلم مشن ووکنگ لندن مسلم ہوس و اسلامک ریویو ہر دو مدات	۰	۰	۰	۴	۱۲	۱۲۲۰

نقشہ نمبر (۱) تفصیل آمد مسلم مشن از والیان ریاست ہائے ہند

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) بھوپال	۸	۱۱	۱۸۹
(۲) خیرپور	۷	۲	۷۵
(۳) بہاولپور	۴	۱۴	۱۱۱
کل میزان	۷	۸	۳۷۶

سرکار منگرول کی طرف سے ½ ۱ صد روپیہ ماہوار وصول ہوتے رہے جو محرر مسجد ووکنگ کی غلطی سے مجموعی امداد مشن در انگلینڈ میں جمع ہوئے ہیں

نقشہ نمبر (۲) تفصیل امداد برائے ووکنگ از والیان ریاست

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) بہاولپور	۵	۱۴	۱۱۱
(۲) بھوپال	۳	۳	۲۵۱
کل میزان	۸	۱۷	۳۶۲

نقشہ نمبر (۳) تفصیل امداد جو لاہور سے ینابیع المسیحیت انگریزی کے لئے بھیجی گئی

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) ایک ڈرافٹ	۷	۱۰	۵۱
(۲) ایک ڈرافٹ	۴	۶	۵۲
میزان	۱۱	۱۶	۱۰۳

نقشہ نمبر (۴) عملہ اعلےٰ وادنےٰ مشن در انگلستان

	فی کس پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) قائمقام امام (نصف)	۵۶			
(۲) اسسٹنٹ محکمہ (نصف)	۴۵			
(۳) مفتی و معلم مشن	۲۰			
(۴) ٹائپسٹ .. (نصف)	۱۴			
(۵) منگرول مشنری	۲۸	۰	۰	۲۱۳
(۶) بوہرہ مشنری *	۴۰			
(۷) کلرک	۱۰			
				۲۸

عملہ ادنےٰ	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) باغبان، خادمہ، باورچی			
اکتوبر ۱۹۲۴ء لغایت فروری ۱۹۲۵ء ۷-۱۹-۵۰			
مارچ ۱۹۲۵ء ۰-۵-۱۲	۷	۹	۷۵
اپریل ″ ۰-۵-۱۲			
میزان ۷-۹-۷۵			
کل میزان ہر دو	۷	۹	۲۸۸

* ۷ پونڈ حضرت خواجہ صاحب کی ہدایت کے ماتحت سوٹ کیلئے دیئے گئے۔

نقشہ نمبر ۵

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) ٹیلیفون	۱۱	۱۸	۱۰
(۲) لائیٹ اور پانی	۱	۸	۱۷
میزان	۰	۷	۲۸

نقشہ نمبر ۶

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) موسمی اخراجات کوئلہ	-	۱۳	۳۹
(۲) فرنیچر *	۸½	۱	۲۱
(۳) مرمت مکان **	۶	۷	۱۵
میزان	۲½	۳	۷۶

* پنس شلنگ پونڈ ۲½ - ۱۷ - ۸ سید زغلول پاشا صاحب کی آمد پر گھر کے لئے پردے - پیالیاں - طشتریاں - رکابیاں خرید کی گئیں - اور ۷ - ۱۲ - ۸ پونڈ اسی طرح لارڈ کریون اور لیڈی کینتھا کرٹ کی آمد پر چھری کانٹے و دیگر سامان دعوت وغیرہ کی خرید پر صرف کیا گیا -

نقشہ نمبر (۷) تفصیل سفر خرچ

	پنس	شلنگ	پونڈ	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) سفر خرچ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء لغایت فروری سنہ ۱۹۲۵ء						
اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء میں ریلوے سیزن ٹکٹ	۳	۱۹	۴			
ایکدفعہ سیلیے	۶	۱۱	۱			
ملاقات بیگم صاحبہ زغلول پاشا	۰	۴	۵			
نومبر سنہ ۱۹۲۴ء دو سیزن ٹکٹ	۶	۱۹	۳			
تین دفعہ سیلیے	۷	۶	۵			
دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء چار سیزن ٹکٹ	۰	۱۹	۷			
تین دفعہ سیلیے	۲	۱	۷	۱۰½	۹	۷۷
جنوری سنہ ۱۹۲۵ء دو سیزن ٹکٹ	۶	۱۹	۵			
چار دفعہ سیلیے	۵	۱۹	۷			
فروری سنہ ۱۹۲۵ء تین سیزن ٹکٹ	۳	۱۹	۴			
دو دفعہ سیلیے	۹	۱۱	۴			
اخراجات عبدالخالق صاحب بوہرہ مشنری از بمبئی تا لندن ..	۰	۲	۶			
متفرق سفر خرچ	۱۱½	۱۶	۰			
(۲) سفر خرچ در مارچ سنہ ۱۹۲۵ء				۷	۲	۹
(۳) ؍؍ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء				۳½	۱۴	۱۱
کل میزان				۹	۶	۹۸

نقشہ نمبر (۸) تفصیل عید

عید الفطر کے اخراجات	۶	۱۲	۱۱	۰	۱۶	۱۴
گروپ فوٹو ؍؍	۶	۳	۲			
متفرق	۰	۰	۱			

نقشہ نمبر (۹) تفصیل متفرق

سائیکل برائے دفتر	۶	۳	۵
امداد برٹش مسلم سوسائٹی بر تقریب مولود النبی	۰	۵	۵
ٹکٹ مذہبی کانفرنس	۹	۱۸	۰
دعوت بیگم صاحبہ سعد زغلول پاشا	۰	۱	۲
دعوت لارڈ کریون	۹	۳	۳
سر آر جی بولڈ ہملٹن کے بچوں اور ملازمین کو کرسمس تحائف ..	۰	۱۴	۵
فوٹو بر موقع عید وغیرہ	۸	۵	۴
لانڈری	۶	۷	۳
کرایہ رجپال سنگھ کلرک از دفتر ووکنگ تا لاہور	۰	۰	۳۱
واپسی امانت	۰	۱۳	۴
اخبارات	۱۰	۱۴	۱
اخراجات تجہیز و تکفین	۰	۸	۲
دوائی	۰	۹	۰
متفرق	۰	۱۸	۰
میزان	۰	۲	۷۰

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی امام مسجد ووکنگ (انگلستان)

رازِ حیات یا تکمیلِ عمل
بلا جلد ۸ مجلد ۱۰

اس کتاب میں فاضل مصنف نے یہ دکھایا ہے کہ مذہب کو روزانہ زندگی میں دخل ہے۔ ایمان کی ترقی بھی اعمال سے ہوتی ہے زندگی۔ قوت۔ دولت۔ حشمت۔ جاہ و جلال مرفع الحال کا راز قوت عمل ہی میں مضمر ہے جس طرح کہ باغ کی تروتازگی و نشو ونما پانی سے ہوتی ہے۔ اسی طرح زندگی کا راز قوت عمل میں پنہاں ہے۔ یہ کتاب تمام ہندوستان میں مقبول ہو گئی ہے +

توحید فی الاسلام
بلا جلد ۸ مجلد ۱۰

فاضل مصنف نے اس کتاب میں ضروریات زمانہ کے مطابق مسلمانوں کے ہر شعبۂ زندگی پر روشنی ڈالی ہے اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ روح توحید ہی تہذیب و تمدن کی جان ہے۔ اسی سے اخلاق فاضلہ کی آبیاری ہوتی ہے۔ یہی علوم جدیدہ کی محرک۔ حکمت و فضیلت کی مولد اور جمہوریت کی جان ہے۔ توحید سے ہی حقوق انسانی کی حفاظت ہوتی ہے +

سلک مروارید
بلا جلد ۱۲ مجلد ۱۴

یہ ان دس زبردست معرکۃ الآرا لیکچروں کا اردو مجموعہ ہے جو حضرت خواجہ صاحب نے سنہ ۱۹۱۱ء سے لیکر ۱۹۲۳ء تک مذہبی کانفرنسوں میں مختلف مقامات دنیا میں انگریزی زبان میں دئیے جن میں دیگر مذاہب کے مقابل اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کیلئے مختلف مذاہب کے ماتحت اسلام پر لیکچر دئے گئے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب کے تمام مذہبی لٹریچر کا نچوڑ ہے

ضرورت الہام
قیمت ۸ مجلد ۱۰

فی زمانہ تعلیم یافتہ اصحاب وحی اور الہام کے وجود سے انکاری ہیں۔ اس حالت میں وہ کسی مذہب کو خدا کی طرف سے ماننے پر تیار نہیں ہوتے۔ اس کتاب میں سائنٹفک طریق پر اور علمی دلائل سے بتایا گیا ہے کہ الہام کی انسان کو ضرورت ہے۔ اور الہامی مذہب آیا ہے +

مکالمات ملیہ
بلا جلد ۱۲ مجلد ۱۴

یعنی وہ گفتگوئیں یا بحثیں جو حضرت خواجہ صاحب اور دیگر مذاہب کے رہنماؤں کے درمیان مختلف مقامات پر ہوئیں۔ اسمیں جمع کی گئی ہیں۔ یہ مکالمات مبلغین اسلام اور دیگر مسلم اصحاب جنکو مخالفین اسلام سے بحث کرنی پڑتی ہے۔ انکے لئے مفید ہیں +

صلائے نصرت اہل سنت

یہ ایک فارسی نظم ہے جسمیں حضرت خواجہ صاحب نے واقعات حاضرہ قرآنی آیات و احادیث نبوی سے اشاعت اسلام کی اہمیت مسلمانوں پر واضح کی ہے۔

قیمت بلا جلد ۴

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں
بلا جلد ۱۲ مجلد ۱۴

اس کتاب میں فاضل مصنف نے عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اسلام میں کوئی فرقہ نہیں اور سب نام نہاد فرقوں کے اصول ایک ہیں۔ فقط فروعی اختلافات آپس میں ہیں۔ اور تمام مسلمانوں کو یک جہتی سے کام کرنے کی تلقین کی ہے +

براہین نیرہ حصہ اول
معروف بہ

زندہ و کامل الہام

اسمیں یہ دکھایا گیا ہے کہ قرآن ایک خاتم اور ناطق الہامی کتاب ہے جسمیں تہذیب و تمدن کے کل قوانین موجود ہیں۔ اس ضمن میں مصنف نے ایک حکیمانہ بحث میں موجودہ تہذیب پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے۔ کل مذاہب دیگر کے عقائد اور اصولوں پر نہایت منطقیانہ بحث کی ہے۔ ۱۲ مجلد ۱۴

اسوۂ حسنہ
معروف بہ

زندہ و کامل نبی
قیمت ۸ مجلد ۱۲

اسمیں آنحضرت صلعم کا کامل نمونہ بحیثیت انسان کامل پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مقبولیت عامہ حاصل کر چکی ہے اسکو پڑھ کر یہ ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور اگر کوئی نبی کامل ہو سکتا ہے تو وہ آپ کی ذات ہے +

ملنے کا پتہ مسلم بُک سوسائٹی عزیز منزل لاہور (پنجاب)